عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

عالمی محفل حسن قرأت
دکھنی مسجد کراچی

جلد: ۳۸ | ۱۵تا۲۳/رجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳تا۳۱/مارچ ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۱۲

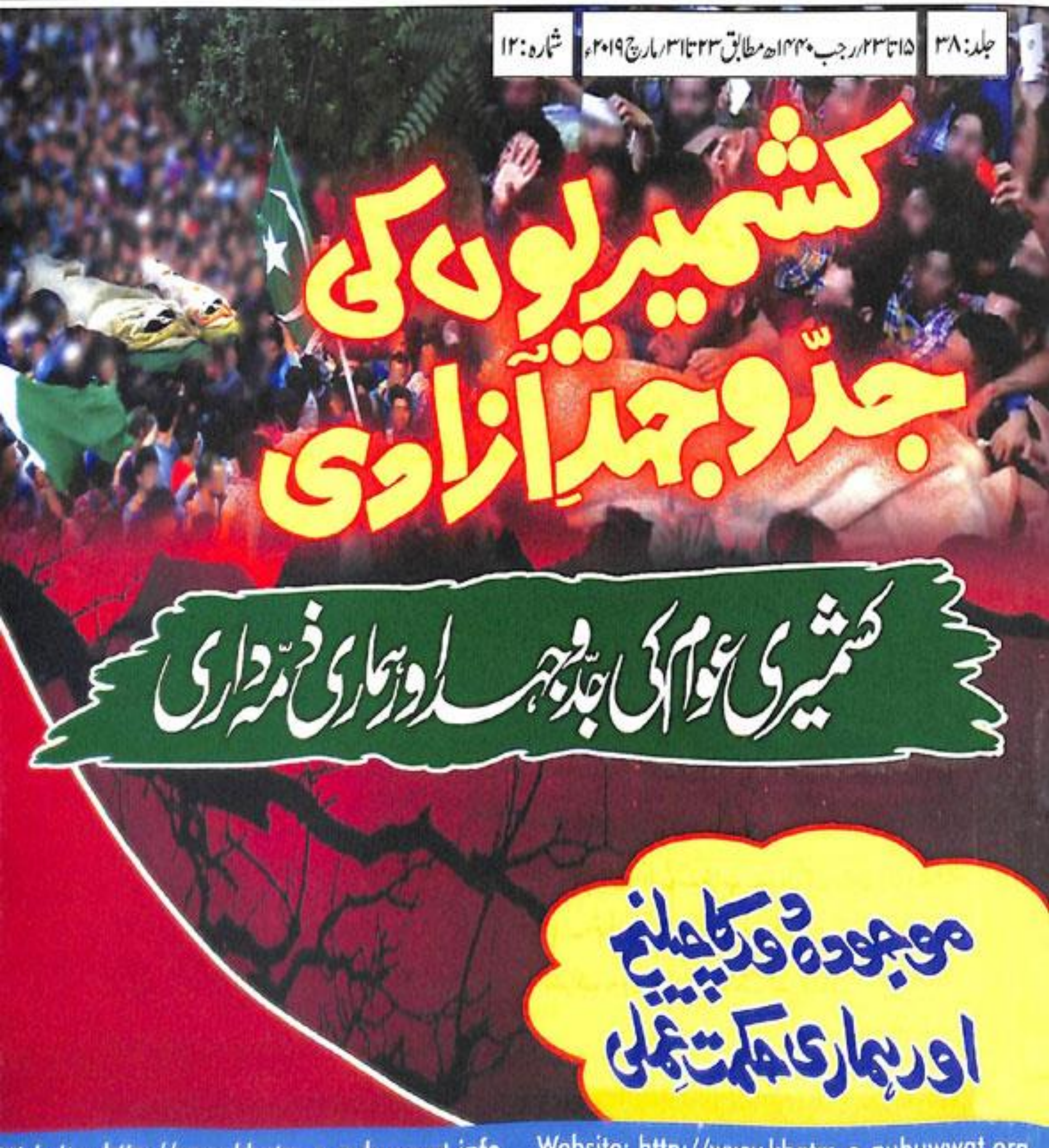

کشمیریوں کی جدّوجہدِ آزادی

کشمیری عوام کی جدّوجہد اور ہماری ذمہ داری

موجودہ دنیا کا چیلنج اور ہماری حکمتِ عملی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ضروریاتِ دین کی وضاحت

س:......ضروریاتِ دین سے کیا مراد ہے؟ اور کون کون سی چیزیں ضروریاتِ دین میں شامل ہیں؟

ج:......شریعت میں ضروریاتِ دین ان چیزوں کو کہا جاتا ہے کہ جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ثابت ہونا قطعی اور یقینی ہو اور یہ حد تواتر اور شہرت تک اس قدر پہنچ چکی ہوں کہ عام مسلمان بھی جانتے ہوں۔ یہ چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور آپ کو آخری نبی ماننا، آخرت پر ایمان لانا، حساب وکتاب، جزا وسزا کو ماننا، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی فرضیت کو ماننا۔ شراب اور سود کا حرام ہونا وغیرہ، وغیرہ۔ ایک عام مسلمان بھی یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ قیامت کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اور وہ اس پر جزا وسزا کا مستحق ہوگا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ فرض ہے۔ ان تمام چیزوں کا ثبوت حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے اور ان کا ثبوت قطعی اور یقینی ہے، جس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ لہٰذا یہ چیزیں ضروریاتِ دین کہلاتی ہیں اور ضروریاتِ دین کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی ان کے دین سے ثابت ہونے کا انکار کرے یا اس میں کوئی غلط تاویل کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور دین سے خارج ہوجاتا ہے۔

تارکِ نماز کی سزا

س:......ایک مسلمان جو صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری رسول سمجھے، مگر قصداً نمازیں چھوڑ دیتا ہو، سستی وکاہلی کی وجہ سے، اسی طرح دین پر پورے طور سے عمل نہ کرے تو کیا وہ اپنی سزا بھگت کر جنت میں جائے گا یا ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا؟

ج:......نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ احادیث میں نماز چھوڑنے والے کے لئے بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، اس لئے نماز کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ اسی طرح دین کے فرائض وواجبات پر عمل نہ کرنے سے انسان گناہگار اور فاسق ہوجاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے، لیکن اس کے باوجود اگر ایسے بدعمل شخص کا عقیدہ صحیح ہو، توحید ورسالت پر قائم ہو، ضروریاتِ دین کو مانتا ہو وہ آخر کار جنت میں ضرور داخل ہوگا، خواہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد یا اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی بدولت بغیر سزا کے، لیکن اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہو، کفر وشرک میں مبتلا ہو یا ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے یا اس میں غلط تاویل کرے اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوجائے تو ایسے شخص کی نجات کبھی نہ ہوگی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا، کبھی بھی اس کو دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ملے گی، اسی بات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: ''إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ'' (النساء:۱۱۶)

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۸ ۱۵تا۲۳ر رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۳تا۳۱ر مارچ ۲۰۱۹ء شمارہ:۱۲

اس شمارے میں!

کشمیریوں کی جدوجہد آزادی	۵	محمد اعجاز مصطفی
موجودہ دور کا چیلنج اور ہماری حکمت عملی	۸	مولانا محمد حنیف جالندھری
کشمیری عوام کی جدوجہد اور ہماری ذمہ داری	۱۱	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
طویل بیماری میں علاج کی شرعی حیثیت (۳)	۱۳	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ریاست مدینہ کیا ہے؟ (۳)	۱۶	مولانا محمد جہان یعقوب
سندھ میں ختم نبوت پروگرام	۱۸	ادارہ
برصغیر پاک وہند میں عیسائی مشنریاں (۲)	۲۱	مولانا رحمت اللہ کیرانوی
سالانہ بین المدارس تحریری مسابقہ	۲۵	مولانا محمد شعیب کمال
عظیم الشان عالمی محفل حسن قرأت	۲۷	مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۱۰۰ڈالر، یورپ، افریقہ:۸۰ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۷۰ڈالر
فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی:۳۵۰روپے، سالانہ:۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

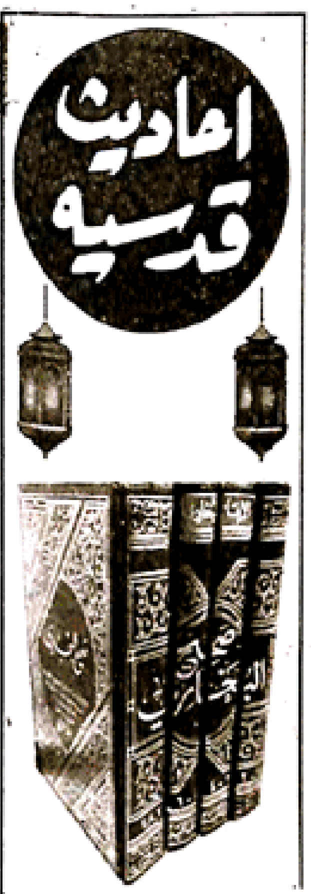

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

قیامت

حدیث قدسی ۵: حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ تمام بندوں کو اکٹھا کرے گا اور ان میں آواز لگائے گا، اس آواز کو دور والا بھی ایسے سنے گا جیسے قریب والا۔ فرمائے گا: میں شہنشاہ ہوں، انصاف کرنے والا۔'' (بخاری تعلیقاً)

حدیث قدسی ۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنستا ہوں؟ ہم نے عرض کیا کہ اس کا سب اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہوگی اس پر مجھے ہنسی آرہی ہے۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب کیا تیرا یہ مقصد نہیں ہے کہ مجھ پر ظلم نہ ہو؟ حضرت حق فرمائیں گے بے شک! بندہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف کسی فیصلے کو اس وقت تک جائز نہیں سمجھتا جب تک میرے متعلقین میں سے میرے خلاف کوئی شہادت نہ دے۔ حضرت حق فرمائیں گے: آج تیرا نفس ہی خود تجھ پر گواہی دینے کے لئے کافی ہے اور کراماً کاتبین شہادت دینے کے لئے کافی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر اس بندے کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور اس کے اعضاء کو بولنے کا حکم دیا جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سو اس کے اعضاء اس بندے کے اعمال بیان کریں گے، پھر اس بندے اور بندے کے کلام کو چھوڑ دیا جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ بندہ اپنے اعضاء کو کہے گا: تم ہلاک ہو اور تم کو دوری ہو، میں تمہارے ہی لئے جھگڑ رہا تھا۔ (مسلم) پہلے یہ مطالبہ کرے گا کہ مجھ پر فرد جرم قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ گواہ ایسے ہوں، جن پر مجھے اعتماد ہو، جب حضرت حق خود اس کے اعضاء اور جوارح کو گویائی عطا فرمادیں گے اور وہ اس کے خلاف شہادت دیں گے تو ان پر بگڑے گا اور ان کو کوسے گا اور کہے گا: میں تو تمہارے ہی بچانے کے لئے یہ جھگڑا کر رہا تھا اور تم ہی نے میرے خلاف شہادت دی، کلام کو چھوڑ دیا جائے گا، یعنی بولنے کی قوت کو لوٹا دیا جائے گا۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نماز جنازہ

س:..... نماز جنازہ پڑھنے والوں اور میت کے اعتبار سے نماز جنازہ کے صحیح ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

ج:..... نماز جنازہ کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں: (۱) وہ شرطیں جو نماز پڑھنے والے سے تعلق رکھتی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆..... جس پر غسل فرض ہے اس کا غسل کرنا اور جس کا وضو نہیں ہے، اس کو وضو کرنا اگر اتنا موقع نہ ہو تو اس کے قائم مقام تیمم ہوگا۔ ☆..... نمازی کے بدن، کپڑوں اور نماز کی جگہ کا نجاست حقیقی سے پاک ہونا۔ ☆..... جتنی مقدار ستر کا چھپانا فرض ہے، اس کا چھپا ہوا ہونا۔ ☆..... قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

☆..... نماز جنازہ کی نیت کرنا۔

(۲) دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں، جن کا تعلق میت سے ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں: ☆..... میت کا مسلمان ہونا۔

☆..... طہارت: اس میں تین چیزیں شامل ہیں: (۱) میت کے بدن کا ظاہری گندگی سے پاک ہونا، بدن پاک ہونے سے مراد میت کو غسل دیا گیا ہو، یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں اُسے تیمم کرایا گیا ہو۔ (۲) کفن کا پاک ہونا اور (۳) نماز جنازہ کے لئے میت رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔ (۳) ستر عورت یعنی میت کے بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کا چھپا ہوا ہونا۔ (۴) میت کا سارا جسم یا اکثر حصہ نماز پڑھانے والے امام کے آگے قبلہ کا جانب ہونا۔ اگر میت امام کے پیچھے رکھی ہو اور امام آگے کھڑا ہو جائے تو نماز جنازہ نہیں ہوگی۔ (۵) میت کا نماز جنازہ کی ادائیگی کی جگہ پر ہونا یعنی کل جسم یا اکثر حصہ جسم موجود ہو اگر جسم موجود نہیں ہے اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جا رہی ہو تو احناف کے نزدیک یہ جائز نہیں۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

کشمیریوں کی جدوجہدِ آزادی

حمایت، وجوہات اور اسباب

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی:

قرآن وسنت کی روشنی میں سات وجوہ ایسی ملتی ہیں، ان میں سے ایک وجہ بھی جہاں پیدا ہوجائے تو وہاں کے مقامی لوگوں پر فریضۂ جہاد کا بجالانا واجب ہوجاتا ہے اور جب تک وہ لوگ اس فریضہ سے سبکدوش نہ ہولیں، ان کو کسی دوسرے شغل میں بطریق استقلال مشغول ہونے کی اجازت نہیں۔ جہادِ کشمیر کے مسئلہ کو ان ساتوں وجوہات میں سے جس وجہ کو میزانِ عقل وخرد اور انصاف پر تولنا چاہیں تول لیں۔ ہر حال اور ہر صورت میں جہادِ کشمیر اس پر پورا اُترے گا، وہ سات وجوہ درج ذیل ہیں:

۱:- اعلائے کلمۃ اللہ..... اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کا اقتدار اس قدر مضبوط اور وسیع کیا جائے، نہ صرف یہ کہ کسی غیر مسلم طاقت کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ افرادِ اُمت میں سے کسی فرد کو کسی فتنہ (خواہ وہ مذہبی ہو یا دنیوی) میں مبتلا کرسکے، بلکہ وہ سب کے سب اسلام کے سیاسی اقتدار کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں اور اسلام کا ہر حکم ہر جگہ بلاچوں وچرا نافذ ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

۱:-'' وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔'' (الانفال:۵)

ترجمہ: ''اور لڑتے رہو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہوجائے حکم سب اللہ کا۔''

۲:-''أمرتُ أن أقاتل الناس حتی یشھدوا أن لا إلٰہ إلا اللّٰہ وأن محمداً رسول اللّٰہ ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکوۃ فإذا فعلوا ذٰلک عصموا منی دمائھم وأموالھم إلا بحق الإسلام وحسابھم علی اللّٰہ۔''

(متفق علیہ، کذا فی مشکوۃ کتاب الایمان)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس بات پر مامور کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں کہ وہ گواہی دیویں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں۔ ہاں! اگر قوانین اسلام کی خلاف ورزی سے وہ کہیں مواخذہ میں آجاویں تو یہ دوسری بات ہے اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔''

۲:- حفاظتِ خود اختیاری کے لئے لڑنا...... اس سے مراد اس ظلم وتشدد کا دفع کرنا ہے جو مسلمانوں پر محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کفار ومشرکین کے ہاتھ سے ظہور میں آتا ہے۔ ان کے ظلم وجور سے بچنے کے لئے انہیں کفار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانا اور تاوقتیکہ ظالموں کا زور ٹوٹ نہ جائے، جہاد برپا رکھنا ضروری ہے، چنانچہ فرمایا:

۱:-''اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ۔'' (الحج:۳۸-۳۹)

ترجمہ:’’ان مظلوم مسلمانوں کو جن کے ساتھ مشرکین (خواہ مخواہ) جنگ وجدال برپا رکھتے ہیں، ان کو ان کی مظلومیت کی بنا پر دفعیہ ظلم کی خاطر (ان کفار کے مقابلہ میں) تلوار اٹھانے کی اجازت دی جاتی ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی امداد پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ ستم رسیدہ لوگ ہیں جن کو (محض مسلمان ہونے کی بنا پر) گھروں سے نکالا گیا ہے۔ (ان کا جرم صرف یہی ہے) کہ وہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا صرف اللہ ہی ہے۔‘‘

۲:-’’من قتل دون نفسه فهو شهيد ومن قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون عرضه فهو شهيد‘‘

(رواہ ابوداؤد عن سعید بن زید، کذا فی المشکوٰۃ باب مالا یضمن من جنایات)

ترجمہ:’’جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے سلسلہ میں دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے ذیل میں مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنی ناموس کی حفاظت کے ذیل میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔‘‘

۳:- بے بس مسلمانوں کو کفار سے نجات دلانے کے لئے لڑنا..... اس بارے میں اللہ تعالیٰ آزاد مسلم ممالک اور ان کے اندر بسنے والے مسلمانوں کو مظلوم اور بے بس مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

’’وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا۔‘‘ (النساء:۷۵)

ترجمہ:’’اور (اے آزاد مسلمانو!) تمہارے لئے کیا عذر ہے کہ تم راہ اللہ میں اور ان بے بس (مسلم) مردوں، عورتوں اور بچوں کی حمایت میں جو مشرکین کے بلاد میں آباد ہونے کی وجہ سے ان کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں، ان کو ان کے ظلم وجور سے نجات دلانے کی خاطر نہیں لڑتے ہو جو (دن رات میرے حضور میں یوں) فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکلنے کی کوئی راہ پیدا کر یہاں کے لوگ ہم پر بہت ظلم کر رہے ہیں اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور (خود ہی) اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی مددگار مقرر کر۔‘‘

۴:- کفار سے انتقام لینے کی خاطر لڑائی کرنا....... یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ خواہ ان کے ہاتھ سے فقط ایک ہی مسلمان پر ظلم ہوا ہو۔ جس کی مثال سیدنا عثمانؓ کے واقعہ کے اندر پائی جاتی ہے جو بیعت رضوان سے مشہور ہے۔ آج کشمیر کے اندر بسنے والے مسلمانوں کی مظلومیت کی داستان ایسی نہیں جو ہماری آنے والی نسلوں کو قیامت تک بھول سکے۔ کشمیر میں ہر مسلم کا گھر آج ماتم کدہ دکھائی دیتا ہے۔ کوئی زبان نہیں جوان پر مرثیہ خوان نہ ہو اور کوئی آنکھ نہیں جوان پر خون کے آنسو نہ بہاتی ہو۔

۵:- عہد شکنی کی بنا پر کفار و مشرکین سے لڑنا...... یہ بھی جہاد ہے۔ جنگ وجدال برپا کرنے، دشمن کی جنگی قوت سے خالی الذہن ہو کر بے دریغ لڑنے کے بارہ میں قرآن کریم میں کئی بار تذکرہ آیا ہے اور یہ کہ مسلمانوں پر آئندہ کے ساتھ بدعہدی کرنے کی جرأت نہ ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

۱:-’’وَإِنْ نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ۔‘‘ (التوبۃ:۱۲)

ترجمہ:’’اگر مشرکین عہد کے پیچھے اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے اندر مین میخ نکالیں تو تم لوگ اس نیت سے کہ وہ لوگ عہد کی خلاف ورزی اور دین اسلام کی توہین کے بازار میں کفر کے سرغنوں اور کفر کے لیڈروں سے خوب لڑو۔‘‘

۲:-’’قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ

غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.'' (التوبہ:۱۴)

ترجمہ:''اے مسلمانو!تم ان (عہد شکن فساد پیشہ مشرکین) سے (ضرور) لڑو۔اللہ تعالیٰ (اس کام کے چھ نتیجے پیدا کرے گا) اول:ان کو تمہارے (کمزور) ہاتھوں سے عذاب کرے گا۔دوم:ان کو ذلیل کرے گا۔سوم:تم کو ان پر غلبہ دلائے گا۔چہارم: مسلمانوں کے سینوں کے لئے (جو کفار کی مسلم کشی اور مستورات کی عصمت ریزی سے زخمی ہو چکے ہیں) مرہم شفا بہم پہنچائے گا۔ پنجم:مسلمانوں کے دلوں میں (مشرکین کے ظلم وتشدد کی وجہ سے) جو غیظ وغضب بھرا ہوا ہے،اس کو نکالنے کی راہ پیدا کرے گا۔ ششم:ان کفار ومشرکین میں سے جتنوں کو چاہے گا (اسلام کی نعمت سے سرفراز کرے گا) اپنی مہربانی کا ظہور فرمائے گا اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

عہد شکن مشرکین اور کفار کو روئے زمین کی بدترین مخلوق قرار دیا گیا ہے اور میدانِ جنگ میں ان پر قابو پانے کی صورت میں ان کے اس طرح قتل عام اور تعذیب کی طرف راہ نمائی کی ہے کہ ان کی آنے والی نسلیں عبرت پذیر ہوں اور انہیں اہل اسلام کے ساتھ عہد شکنی کی کبھی جرأت نہ ہونے پائے۔

آنحضرت ﷺ نے سنہ ۸ ہجری میں اہل مکہ پر جو لشکر کشی کی،اس کی وجہ بھی عہد شکنی ہی ہوئی تھی۔اس سے پہلے سنہ ۴ ہجری میں یہود کے قبیلہ بنی نضیر کے مدینہ منورہ سے نکالے جانے کا واقعہ جس کے اندر ان کے جوان مارے گئے اور ان کی عورتیں اور بچے اسیر ہوئے، یہ سب واقعات عہد شکنی کی وجہ سے رونما ہوئے۔

کاش!ہماری حکومت سیکورٹی کونسل کے فیصلوں پر تکیہ لگانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے اٹل وعدوں پر بھروسہ کرتی تو آج کشمیر بھی پاکستان کے پاس ہوتا اور پاکستان ہمیشہ سے اس دشمن ملک کے خطرے سے محفوظ رہتا۔

۶:-آزادی وطن اور قوم کے لئے جنگ کرنا.....اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ملک پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں تھا،اس کے بعد کسی وجہ سے اس پر کافروں کا تسلط ہو گیا اور وہاں کی مسلم آبادی کفار کی رعیت اور غلام بن گئی اور انہوں نے جس طرح چاہا،ان کے مال وجان میں تصرف کرنا شروع کر دیا۔ اب اس وطن کو پھر سے کفار کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے جو جنگ لڑی جائے گی،اسے قومی اور وطنی جنگ نہیں کہا جائے گا، بلکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں وہ جنگ بھی''قتال فی سبیل اللہ'' کے مقدس نام سے یاد ہوگی۔کیونکہ مسلم قوم کی دنیا' دین سے کوئی الگ چیز نہیں، بلکہ دونوں کے درمیان ایک ناقابلِ انفکاک رابطہ ہے۔ایک کی زندگی دوسری کی زندگی پر موقوف ہے، جیسے روح اور بدن کا تعلق ہے۔اگر مسلم قوم کے ہاتھ سے اس کا ملک نکل جائے اور اس پر کفار قابض ہو جائیں تو اس کے ساتھ ہی اس کا دین مفلوج ہو جاتا ہے،اس لئے اس وطن کا کفار سے نجات دلانا ہر قیمت پر مسلم قوم کے تمام مذہبی فرائض میں سے اہم فریضہ ہو جاتا ہے۔قرآن مجید میں اس کی مثال جالوت اور طالوت کے قصہ میں ملتی ہے۔

۷:-ایک مظلوم اور بے بس مسلم قوم کو حکومت کی غلامی اور استبداد سے نجات دلانے کی خاطر جو جنگ لڑی جائے گی،وہ بھی سب سے بڑا جہاد فی سبیل اللہ کہلائے گی اور اس کے اندر لڑنے والے ان تمام نوازشات اور مبشرات کے مستحق ہوں گے جو قرآن مجید نے مجاہدین ابرار اور شہدائے صداقت شعار کے لئے مخصوص اور موعود فرمائی ہیں۔اس کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کے اندر آپ کو ملے گی۔

یہ سات ایسی وجوہ ہیں جن کی بنا پر کشمیر کے مسلمانوں کا انڈیا کی فورسز کے خلاف لڑنا جہاد ہے اور پوری اُمت مسلمہ کا ان کی مدد کرنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی فریضہ بن جاتا ہے۔خصوصاً پاکستان پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے،اس لئے کہ کشمیری اپنی عزت، مال، جان اور سب کچھ کی قربانیاں پاکستان ہی کے لئے دے رہے ہیں۔

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

موجودہ دور کا چیلنج اور ہماری حکمتِ عملی

مولانا محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

وفاق المدارس کے پہلے صدر، حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مفکر اسلام تھے ...... ایک دوراندیش اور عالمی حالات پر نظر رکھنے والی ہستی......انہوں نے آج سے اٹھاون برس قبل ایک بات ارشاد فرمائی ...... ۱۹۶۱ء جامعہ خیرالمدارس ملتان میں وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہورہا تھا، میرے جدامجد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، محدث اعظم حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، خطیب اسلام حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ اور بڑے بڑے اکابر موجود تھے۔ حضرت افغانیؒ نے فرمایا: ''علماء کرام! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کے لئے چیلنج کیا ہے؟......پھر فرمایا:......علماء کرام!...... آنے والے دور میں تمہارا چیلنج یہودیت اور عیسائیت نہیں ہے کیونکہ، یہودیت اور عیسائیت بطور مذہب وتہذیب دنیا سے ختم ہوچکے، اب یہ قوم کی صورت میں باقی رہ گئے۔ جیسے، پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچی یہ قومیں ہیں، یہودیت اور عیسائیت بھی اب قوموں کی صورت میں باقی ہیں۔ یہ مذہب اور تہذیب کے طور پر دنیا سے ختم ہوچکے، اب آئندہ دور میں تمہارا چیلنج ''مغربیت'' ہے، حضرت افغانیؒ نے مغرب نہیں کہا، مغربیت کہا۔ جب میں نے مغربیت کو پڑھا تو حیران ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر کو کیا بصیرت دی تھی۔ اٹھاون سال پہلے اس یلغار کا کوئی وجود نہیں تھا مگر حضرت افغانیؒ نے جو کہا وہ آج سو فیصد صحیح ثابت ہوگیا۔

مثال سے عرض کرتا ہوں کہ دنیا کے وہ ملک جہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے اور دنیا کی سیاست پر، اقتصادیات اور معاشرت پر یہودیوں کا قبضہ ہے اگرچہ تعداد میں کم ہیں، تو کیا ان ملکوں میں یہ قانون نہیں بن گیا کہ مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ شادی کرسکتی ہے؟ یہ قانون ان ملکوں میں بنا ہے جہاں اکثریت عیسائیوں کی ہے اور ان پر کنٹرول یہودیوں کا ہے، وہاں یہ قانون بن گیا ہے تو کیا عیسائی مذہب اس کی اجازت دیتا ہے؟ کیا یہودی مذہب اس کی اجازت دیتا ہے؟ نہیں دیتا...... یہ مغربیت ہے۔ بغیر شادی کے جنسی تعلقات کو قانونی تحفظ حاصل ہے، یہ عیسائیت و یہودیت نہیں ہے، یہ مغربیت ہے۔ مغربیت کے علمبردار یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ملکوں میں بھی یہ مغربیت، معاشرت بن جائے، اس لئے میں علماء کرام اور دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آج کے اس چیلنج کا مقابلہ کریں۔ یہ مغربیت بطور فکر، بطور فلسفہ، بطور مذہب اب رائج کی جارہی ہے، یہی فکر مسلمان ملکوں میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے، اس لئے اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے مقابلے میں یہودی، عیسائی، مسلمان اور تمام آسمانی مذاہب کے ماننے والے متحد ہوجاتے مگر اسلام اکیلا رہ گیا، مسلمان تنہا ہوگئے اور آج ہمارا اعزاز ہے کہ ہم فطرت کی ترجمانی اور پاسبانی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، اس لئے فطرت کے مقاصد کی پاسبانی کرنے والے آج مغربیت کے علمبرداروں کا ہدف ہیں اور جہاں جہاں کسی وجہ سے اسلام کو کچھ نہیں کہا جاسکتا، وہاں اسلام کے علمبرداروں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

گزشتہ دنوں میں اپنے افریقہ کے سفر کے دوران ''ڈربن'' میں تھا۔ وہاں حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر سلمان ندوی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: ''مولانا! میرے والدؒ فرمایا کرتے تھے: ''ہندوستان میں ارتداد کا اور پاکستان میں الحاد کا خطرہ ہے۔'' میں نے کہا: بالکل درست فرمایا، لیکن اب یوں لگتا ہے جیسے ہندوستان میں ارتداد و الحاد دونوں کا اور پاکستان میں بھی دونوں کا خطرہ ہے۔ آج ارباب اقتدار ہمارے نصاب تعلیم کو تبدیل کرنے کی جو باتیں کررہے ہیں، آپ ذرا اپنے کالجز و یونیورسٹیز کے ریکارڈ کو اٹھا کر دیکھ لیں کیا وہاں سے فارغ ہوکر

جو نکلتے ہیں...... وہ لادین، سیکولر بن کر نہیں نکل رہے؟ وہاں منشیات کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ خود وزیر مملکت برائے داخلہ کا بیان ہے کہ ہمارے ہاں اتنے فیصد لڑکے اور لڑکیاں منشیات استعمال کرتے ہیں اور وہاں صرف ارتداد فکری نہیں بلکہ عملی ارتداد بھی ہے۔ انہوں نے ان اداروں پر قبضہ کرلیا، اب ان کا اگلا ہدف مدرسہ ہے۔

مخالف جانتا ہے کہ ''اسلام'' کمزور نہیں ہوسکتا جب تک مدرسہ ہے...... اور ہم نے اور آپ نے عہد کیا ہے کہ ان شاء اللہ دین کے علم کو باقی رکھیں گے اور یہ جدو جہد جاری رکھیں گے اور یہ جدو جہد درحقیقت اسلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے درمیان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مدارس کی مخالفت اسلام کی مخالفت ہے، مدارس کی حفاظت اسلام کی حفاظت و خدمت ہے، ہم نہ اسلام کو کمزور ہونے دیں گے نہ پاکستان کو کمزور ہونے دیں گے...... مدرسہ کی حیثیت ایک دل کی طرح ہے، انسان کے اعضاء بہت سے ہیں، ہاتھ بھی ہیں، کان بھی ہیں، پاؤں بھی ہیں یہ سب کٹ جائیں تو بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے لیکن اگر دل نہ رہے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا...... رب کعبہ کی قسم! مسلمان ملکوں میں مدرسہ کی وہی حیثیت ہے جو ہمارے جسم میں دل کی حیثیت ہے...... دعوت و تبلیغ یہیں سے نکلی...... تصنیف و تالیف یہیں سے نکلی...... اسلام کی سربلندی کی جدو جہد یہیں سے نکلی...... اسلامی سیاست یہیں سے نکلی۔

اسلام کی مضبوطی مدرسہ کی مضبوطی ہے اور مدرسہ کی مضبوطی وطن اور ملک کی مضبوطی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مدارس چار دیواری ہیں اور ہم چوکیدار ہیں...... عقل مند قوم میں اپنے چوکیدار کو کمزور نہیں کرتیں، یہ مدرسہ ہمیشہ رہے گا، ان شاء اللہ!

ہمارے اکابر اور وفاق المدارس نے اسلام کے دفاع اور مدرسہ کی بقا کی ایسی جنگ لڑی کہ اگر اس پر کئی جلدوں میں تاریخ لکھی جائے تو کم ہوگی۔ دینی مدارس اسلام کے چوکیدار اور پہریدار ہیں اور وفاق المدارس دینی مدارس کے لئے چوکیدار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اتحاد کو برقرار رکھے۔ دنیا میں بہت مدرسے ہیں، افریقا میں، امریکا میں، انگلینڈ میں، برطانیہ میں، ہر جگہ مدرسے موجود ہیں، لیکن ''وفاق المدارس'' نہیں ہے، یہ صرف پاکستان میں ہے۔

حکومت ہم سے کیا چاہتی ہے اور ہم حکومت سے کیا چاہتے ہیں، دو لفظوں میں پورا خلاصہ ذکر کروں، حکومت چاہتی ہے کہ ''مدرسہ'' ''اسکول'' بن جائے اور ہم چاہتے ہیں کہ ''اسکول''، ''مدرسہ'' بن جائے، وہ چاہتے ہیں کہ بچہ تعلیم شروع کرے تو پہلے دن کہے: الف: اَنار...... ہم چاہتے ہیں کہ بچہ تعلیم شروع کرے تو پہلے دن کہے الف: اَللہ۔ وہ چاہتے ہیں کہ بچہ پڑھنا شروع کرے تو کہے: ب بکری...... ہم چاہتے ہیں کہ بچہ پڑھے: ب سے بندہ...... تو بندہ اور اللہ کا رشتہ جڑ جائے...... یہ ہم چاہتے ہیں کہ مدرسہ کی تعلیم بندے کو بندے سے اور بندے کو اللہ سے جوڑے، وہ کہتے ہیں ریاضی پڑھاؤ، یہ پڑھاؤ، وہ پڑھاؤ، ہم کہتے ہیں تم قرآن پڑھاؤ، حدیث پڑھاؤ۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ نئی حکومت آئی کوئی ''تبدیلی'' آئی؟ اکتوبر میں ہماری ملاقات وزیر اعظم صاحب سے ہوئی تو میں نے کہا کہ پچھلی جتنی حکومتوں نے ہم سے وعدے کئے وہ پورے نہیں کئے، تو وزیر اعظم صاحب کہنے لگے آپ کو اب تبدیلی نظر آئے گی، میں نے کہا: مجھے نہیں لگتا کہ تبدیلی نظر آئے گی، کہا: کیوں؟ میں نے کہا کہ مدارس اور اسلام کے خلاف جتنے اقدامات ہیں وہ اسلام آباد کا ایجنڈا نہیں وہ باہر کا ایجنڈا ہے اور آپ سب ان کے غلام ہیں، اسی لئے ہر بعد والی حکومت پہلے والی کا تسلسل ہے، سابق حکومت نے جب جاتے جاتے چیریٹی ایکٹ منظور کیا، جو مدرسوں کو بند کرنے کا ایکٹ ہے، جب چاہیں مدرسوں کو بند کریں۔ یہ پنجاب میں ہو چکا، کے پی کے میں ہو رہا ہے، سندھ و بلوچستان میں بھی کام جاری ہے...... یہ ایک تسلسل ہے...... ہم دینی مدارس کی حریت فکر و عمل کے خلاف بننے والے تمام قوانین کو مسترد کرتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ وفاق المدارس نے تنظیمات مدارس کے ساتھ دو بنیادی نکتوں پر اتفاق کیا ہے:

۱...... نائن الیون، سقوط کابل کے بعد ہم نے طے کیا تھا کہ ہم مل کر اتحاد و اتفاق کے ساتھ چلیں گے، الحمدللہ! تمام مکاتب فکر کی تنظیمیں اس پر متفق ہیں اور رہیں گی۔

۲...... دوسرا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہم تصادم اور ٹکراؤ سے بچیں گے۔ دلیل کے ساتھ، برہان کے ساتھ، افہام و تفہیم کے ساتھ اپنا مقدمہ لڑیں گے اور جیتیں گے، ان شاء اللہ!...... الحمدللہ! ہم اس میں کامیاب رہے ہیں۔

آج الحمدللہ! دینی مدارس کا نصاب محفوظ ہے، نظام محفوظ ہے۔ ہم نے دلیل اور برہان کی بنیاد پر اپنا مقدمہ لڑا اور جیتا ہے، ہم نے دلیل کی دنیا میں اپنا مقدمہ جیتا ہے، حکومتیں بحران پیدا کرتی ہیں ہم اس کا مقابلہ برہان سے کرتے

ہیں...... ''ھاتو برھانکم'' ......ہم نے ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے جاری شدہ آرڈیننس کو اسی اسمبلی پر اس کے ہاتھوں واپس کرایا ہے۔ الحمدللہ...... آج بھی دلیل کی دنیا میں ہم فاتح ہیں، جس حکومت سے ہماری بات چیت ہوئی ہم نے مقدمہ جیتا، آج دین کا درد رکھنے والے گھبرائیں نہیں، ان شاء اللہ! جیت ان کا مقدر ہے۔

میری تمام علماء کرام اور اہل مدارس سے گزارش ہے کہ عوام سے رابطہ بڑھائیں، وفاق المدارس کی ''پیغام مدارس'' مہم اسی سلسلے کی کڑی ہے...... یہ مہم سدا جاری و ساری رہنی چاہئے...... ہر وقت اور ہر جگہ مدارس کے کردار کو اجاگر کریں، وفاق کو مضبوط کریں۔ دینی مدارس کی آزادی، حریت فکر و عمل پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، ہم رجسٹریشن میں غیر قانونی اور غیر ضروری باتوں کو قبول نہیں کریں گے......ہم غیر ضروری ڈیٹا ہرگز نہیں دیں گے......ہم پاکستان کے سپاہی ہیں، اس کو کمزور کرنے کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور میں یہ بات بھی واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری کئی سال سے پالیسی رہی ہے کہ ہم تصادم وغیرہ کی طرف نہیں جائیں گے، لیکن اگر ہمیں مجبور کیا گیا اور کیا جارہا ہے کہ ہم وہ راستہ اختیار کریں جس کی زبان حکمران سمجھتے ہیں جو دلیل و منطق اور استدلال کی زبان نہیں سمجھتے تو ہم دوسرا راستہ بھی اختیار کریں گے، پھر تم جتنی طاقت لے آؤ لے آنا، لہٰذا......اس دن سے بچو کہ جس دن تم اور ہم میدان میں آئیں، پھر میدان ہم پر رشک کرے گا اور تمہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ ہم جان و مال دے سکتے ہیں مگر اسلام، دین، علماء اور مدارس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرسکتے۔ ☆☆

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورۂ گجرات

رپورٹ: مولانا محمد قاسم رحمانی

گجرات ...... شاہین ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم دو روزہ دورہ پر گجرات میں تشریف لائے۔ یکم فروری ۲۰۱۹ء کو جمعہ بھدر کی مرکزی جامع مسجد میں پڑھایا۔ الحمدللہ! بہت بڑا اجتماع تھا جس میں علاقے بھر سے کثیر تعداد میں علماء کرام نے اپنے جمعہ کے خطبات اور دوستوں کے ذمہ لگا کر حضرت کا بیان سنا۔ مولانا عبداللہ اختر صاحب نے پنجن کسانہ سے کئی علماء کرام کے ساتھ شرکت کی۔ اس پروگرام کے انتظامات مولانا قاری عطاء اللہ صاحب نے کئے جو کہ اس مسجد کے متولی اور امام و خطیب بھی ہیں اور متصل بنات اور بنین کے مدرسے کے انچارج بھی ہیں۔ دوسرا پروگرام مغرب کے بعد گجرات شہر کالرہ خاصہ جامع مسجد صدیق اکبر میں ختم نبوت کانفرنس کے عنوان سے ہوا، تلاوت قاری عبداللہ نے کی، نعتیہ کلام مولانا عبدالکبیر حسانی نے پیش کیا، ان کے بعد پروفیسر اشفاق حسین منیر نے بیان کیا جو کہ اس مسجد کے بانی اور امام و خطیب بھی ہیں، ان کے بعد تفصیلی بیان شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا اور اختتامی دعا بھی کروائی۔ پروگرام کے مکمل انتظامات حضرت مولانا مفتی محمد صہیب اشفاق صاحب اور ان کے رفقاء نے مل کر کیے، کثیر تعداد میں علماء کرام و طلباء اور عوام الناس نے شرکت کی اور بڑی دلجمعی سے پروگرام کو سنا۔ ۲رفروری کو تیسرا پروگرام پنجاب کھاریاں میں ہوا، اس کے میزبان مرزا محمد خالد صاحب تھے جو کہ پنجاب کالج کے پرنسپل ہیں اور ختم نبوت کے کام سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں اور علماء کرام سے بڑی محبت کرتے ہیں، ان کی دعوت پر یہ پروگرام ہوا۔ کالج کے طلباء اور طالبات نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی اور تمام اساتذہ کرام بھی پروگرام میں شریک ہوئے۔ پروگرام کی صدارت صوبیدار حاجی اللہ رکھا صاحب نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عمر عثمانی صاحب نے سرانجام دیے۔ پروگرام کا آغاز طالب علم کی تلاوت سے ہوا، ان کے بعد نعتیں دو طلباء نے مل کر پیش کیں، ان کے بعد شاہین ختم نبوت نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر بیان فرمایا اور دعا بھی کروائی۔ چوتھا پروگرام ۲رفروری کو بعد نماز عشاء جامع مسجد کی ہیل میں ہوا، تلاوت اور نعت کے بعد شاہین ختم نبوت نے ایک گھنٹے کا بیان ختم نبوت پر فرمایا، اس کے بعد مولانا آصف رشیدی صاحب نے نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔ یہ پروگرام حضرت قاری محمد اکرم صاحب کی سرپرستی میں ہوا۔ اس پروگرام کے انتظامات مقامی سیرت کمیٹی نے کئے اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا طیب صاحب نے ادا کیے، تمام پروگراموں میں مولانا غلام شبیر صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا اور مولانا مدثر نواز سرگانی بھی خدمت میں پیش پیش رہے۔

کشمیری عوام کی جدوجہد اور ہماری ذمہ داریاں

(۵ر فروری ۲۰۱۹ء کو میونسپل گراؤنڈ پتوکی میں بزم اہل سنت کے زیر اہتمام جلسہ سے خطاب)

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ بزم اہل سنت پتوکی کا شکر گزار ہوں کہ آج کی اس تقریب میں حاضری اور کچھ گزارشات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ تقریب دو حوالوں سے ہے۔ پہلا حوالہ یہ ہے کہ آج یوم کشمیر ہے اور پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی بہت سے مقامات پر پاکستانی شہری اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا دن منا رہے ہیں۔ جلسے، ریلیاں، اجتماعات، تقریبات اور سیمینارز منعقد کرکے آزاد کشمیر کی جدوجہد میں کشمیری عوام کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

مسئلہ کشمیر کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کے وقت تقسیم کے فارمولا میں ریاستوں کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ دونوں ملکوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں الحاق کر لیں۔ اس موقع پر جموں و کشمیر کے ہندو راجہ نے ریاست کی غالب مسلم اکثریت کے جذبات کی پروا نہ کرتے ہوئے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا جسے کشمیری عوام نے مسترد کرتے ہوئے مزاحمت کی جدوجہد شروع کر دی اور جہاد کے ذریعے مظفر آباد، باغ اور دیگر علاقوں کو آزاد کراتے ہوئے جب دوسری نگر تک پہنچ گئے تو ان سے یہ کہہ کر جنگ بندی کرائی گئی کہ ریاست کا فیصلہ عوام کی مرضی کے مطابق کرایا جائے گا۔ چنانچہ اقوام متحدہ درمیان میں آئی اور بین الاقوامی سطح پر طے پایا کہ جموں و کشمیر اور دیگر متعلقہ علاقوں میں آزادانہ استصواب کے ذریعے کشمیری عوام کو یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنی آزاد مرضی کے ساتھ پاکستان یا بھارت میں سے جس کے ساتھ شامل ہونا چاہیں خود اس کا فیصلہ کریں۔

کشمیری عوام کے ساتھ عالمی برادری اور اقوام متحدہ نے یہ وعدہ کیا تھا جس کے لئے اقوام متحدہ کا دفتر آج بھی اسلام آباد میں موجود ہے مگر بھارت اس وعدہ کو پورا کرنے سے انکاری ہے۔ جبکہ عالمی برادری اور اقوام متحدہ اس سلسلہ میں زبانی جمع خرچ کے سوا کوئی پیشرفت نہیں کر رہی جس سے تنگ آکر کشمیری عوام کی ایک بڑی تعداد ہتھیار بکف ہے اور مسلسل قربانیاں دے رہی ہے جسے دبانے کے لئے بھارت مقبوضہ کشمیر میں ریاستی جبر کا دائرہ بڑھاتا جا رہا ہے۔ کشمیری عوام کے ساتھ یہ ناانصافی اور سراسر ظلم و جبر ہے جس میں پاکستان کی حکومت اور عوام کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ان کے موقف اور جدوجہد کی حمایت کر رہے ہیں۔

بعض حلقوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کے فیصلوں کے مطابق آزادانہ استصواب رائے کے ذریعے اپنا فیصلہ خود کرنے کا حق دینے سے خطہ میں مذہب کی بنیاد پر تفریق میں اضافہ ہوگا اور میں آج اس پہلو سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۱۹۴۵ء میں خود اقوام متحدہ نے فلسطین کو تقسیم کر کے اسرائیل اور فلسطین کے نام سے دو الگ الگ ریاستیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اپنے اس فیصلہ پر بھی اقوام متحدہ ابھی تک اس لحاظ سے عمل نہیں کرا سکی کہ فلسطین کی مکمل اور خود مختار ریاست کا قیام ہنوز مکمل نہیں ہو سکا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ تقسیم مذہب کی بنیاد پر نہیں تھی؟ ایک طرف مسلمان اور دوسری طرف یہودی ہیں جنہیں دو ریاستوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ اقوام متحدہ نے کیا ہے اور اگرچہ فلسطینیوں نے، بعض عرب ممالک نے اور پاکستان نے بھی فلسطین کی تقسیم کو تسلیم نہیں کیا جن پر عالمی حلقوں کی طرف سے مسلسل زور دیا جا رہا ہے کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کر کے اس تقسیم کو قبول کر لیں۔ اسی طرح اقوام متحدہ نے انڈونیشیا کے جزیرہ مشرقی تیمور میں ریفرنڈم کرا کے اسے دو ریاستوں میں تقسیم کیا اور اس کے ایک علاقہ میں مسیحی اکثریت کی بنیاد پر نئی مسیحی ریاست قائم کی، اس کی بنیاد بھی مذہب پر ہے اور یہ سارا کام اقوام متحدہ کے سائے میں مکمل کیا گیا ہے۔ پھر سوڈان کی تقسیم کا باعث بھی مذہب بنا ہے، وہاں اقوام متحدہ نے خود ریفرنڈم کرا کے جنوبی سوڈان کو مسیحی اکثریت کی بنیاد پر ایک نئی مسیحی ریاست کی شکل دی ہے۔

میں اقوام متحدہ اور عالمی لیڈروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اسرائیل، مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان کی نئی ریاستیں اکثریت کے حوالہ سے وجود میں آسکتی ہیں اور خود اقوام متحدہ اس کا اہتمام کررہا ہے تو کشمیر کے مظلوم عوام کا کیا قصور ہے کہ انہیں عالمی برادری اور اقوام متحدہ کے واضح فیصلوں کے باوجود اپنا فیصلہ خود کرنے کے حق سے محروم رکھا جارہا ہے اور آزادانہ استصواب رائے سے مسلسل انکار کیا جارہا ہے؟ اگر ریفرنڈم مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان کے عوام کا حق ہے تو کشمیری عوام کا بھی یہ اسی طرح طے شدہ حق ہے جس میں ٹال مٹول کرکے خود اقوام متحدہ کشمیریوں پر ظلم کررہی ہے اور اس ظلم وجبر کے خلاف آواز اٹھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

دوسری بات میں حکومت پاکستان سے کرنا چاہوں گا کہ ہم پورے ملک میں کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کا دن منارہے ہیں اور سرکاری وغیر سرکاری سطح پر بھرپور آواز بلند کی جارہی ہے جو خوش آئند ہے مگر اتنی بات کافی نہیں ہے۔ ہم مسئلہ کشمیر میں صرف کشمیری عوام کے حمایتی نہیں بلکہ ان کے وکیل ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر مدعی بھی ہیں کہ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا اور یہ بات دریاؤں کے پانی کے حوالہ سے دن بدن بڑھتے چلے جانے والے تنازعات کی فضا میں عملاً بھی نظر آرہی ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس کے بغیر پاکستان نہ صرف یہ کہ مکمل نہیں ہوگا بلکہ اس کی معیشت وزراعت بھی غیر محفوظ رہے گی۔ اس لئے کشمیر پاکستان کی نظریاتی اور تہذیبی ضرورت ہونے کے ساتھ ساتھ معاشی طور پر بھی ناگزیر حیثیت رکھتا ہے۔ مگر مسئلہ کشمیر کے مدعی اور وکیل ہونے کی حیثیت سے عالمی سطح پر ہمارا وہ قومی کردار دکھائی نہیں دے رہا جو اس مسئلہ میں مؤثر پیشرفت کے لئے ضروری ہے۔

اس صورتحال کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے اور پاکستان کی قومی پالیسی کی ترجیحات اور سفارتی جدوجہد کو اس کے ضروریات کے مطابق پھر سے مرتب کرنا چاہئے۔ یہ مسئلہ نہ حکومتی پارٹی کا ہے اور نہ ہی اپوزیشن کا، یہ قومی مسئلہ ہے، وطن عزیز کا مسئلہ ہے اور پوری قوم کا مسئلہ ہے، اسے اسی دائرہ اور اسی سطح پر آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

آج کی اس تقریب کا دوسرا حوالہ یہ ہے کہ ہمارے فاضل دوست مولانا محمد اسلم زاہد نے ''آغوش پیغمبر'' کے نام سے ایک قابل قدر کتاب لکھی ہے جس پر انہیں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ آج کی تقریب میں اس کی رونمائی ہوگی، مولانا موصوف کا تعلق پتوکی سے ہے اور وہ ہمارے ان فاضل دوستوں میں سے ہیں جو تدریس وخطابت کے ساتھ ساتھ تحریری میدان میں بھی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی متعدد تصنیفات اہل علم کے ہاں داد وصول کرچکی ہیں اور ''آغوش پیغمبر'' میں انہوں نے بچوں کے ساتھ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کے واقعات ذخیرہ احادیث سے جمع کرکے مرتب کئے ہیں جو قابل قدر کاوش ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبولیت سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۱۳ مارچ ۲۰۱۹ء)

ختم نبوت کانفرنس دریا خان مری

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ دریا خان مری ضلع نوشہرو فیروز کے زیر اہتمام بروز جمعہ یکم مارچ ۲۰۱۹ء بوقت ۱۱ بجے صبح مرکزی جامع مسجد قاسم العلوم دریا خان مری میں ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس بعد نماز جمعہ تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت قاری محمد حسن مورو جو نے کی، نگرانی قاری نیاز احمد خاصخیلی نے کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد یاسین اور حافظ خضر حیات نے ادا کئے۔ تلاوت کلام اللہ کی سعادت قاری غلام قادر کورائی نے حاصل کی، نذیر احمد شر نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس ختم نبوت نوابشاہ)، مولانا محمد احمد حنفی (امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ سندھ)، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (مرکزی ناظم نشر واشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے خطاب کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور حاضرین میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور شرکاء نے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی بھی کرائی۔ اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے، ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور جن ساتھیوں نے اس کانفرنس کے لئے دامے، درمے، سخنے محنت وکوشش کی، شرکت کی اللہ پاک ان تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

طویل بیماری میں علاج کی شرعی حیثیت!

”Palliative Care اور اسلام“ کے موضوع پر کی گئی تقاریر اور متعلقہ شرعی مسائل کے جوابات

بیان: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

(قسط:۳)

ضبط و تخریج: محمد وصی فصیح بٹ

سوال: ایک ۲۰ سال کی لڑکی کو Transverse Myelitis ہے، اس کے ہاتھ پاؤں اور سانس کے پٹھے مفلوج ہوگئے ہیں، یعنی فالج کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ لڑکی ہوش میں تو ہے لیکن اس کے نیچے کے حصے کا سارا جسم مفلوج ہے۔ اس کو مخصوص طریقے سے علاج کا کوئی فائدہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے اس کی زندگی کا دارومدار صرف اور صرف Ventilator پر ہے۔ ہسپتال میں طویل عرصے تک Ventilator پر رکھنے کی سہولت نہیں ہے اور متعلقین اس کا انتظام گھر میں کرنے سے قاصر ہیں۔ ہسپتال میں اسے یکے بعد دیگرے ایک انفیکشن ہوا پھر ایک Complication ہوئی، پھر دوسری Complication ہوئی۔ اب الجھن یہ ہے کہ مریض چونکہ ہوش میں ہے، دماغ اپنی جگہ ٹھیک ہے، گردن سے نیچے کا حصہ مفلوج ہے، تو اس میں Ventilator ہٹانے کے بارے میں شریعت کی کیا راہنمائی ہے؟

ایک پہلو اس میں یہ بھی ہے کہ اس طرح کے مریضوں کا بل لاکھوں روپے سے تجاوز کر جاتا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس مریض کو جو انفیکشن ہو رہے ہیں وہ مسلسل اپنی Resistance بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم جب Infectious Diseases کے ڈاکٹر سے مشورہ کرتے ہیں تو ایک وقت پر آکر وہ کہتے ہیں کہ اب ہم کسی انفیکشن کے لئے اس کا مزید علاج نہیں کریں گے۔ پس ہمارے پاس یہ Choice رہ جاتی ہے کہ ہم مریض کو ایک قیمتی بستر پر چھوڑ دیں جو دیگر بہت سے مریضوں کی زندگی بچا سکتا ہے۔ وہ انفیکشن مسلسل اپنی Resistance بڑھاتے چلے جا رہے ہیں، اور اب تو اینٹی بائیوٹکس بھی اپنا اثر کم کرتی جا رہی ہیں۔ اب ہم یا تو کسی انفیکشن کا انتظار کریں جو آکر اسے اللہ تعالیٰ کے پاس لے جائے یا ہم اس کے متعلقین کو شرعی رہنمائی سمجھائیں اور ایک جیتے جاگتے انسان کو جو ہم سے باتیں کر رہا ہے اس کا Ventilator بند کر دیں؟

جواب: یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جہاں Ventilator کو ہٹانے کی ضرورت ہے اور اسے جاری رکھنا مصلحت کے خلاف ہے تو شریعت نے بھی اس پر پابندی نہیں لگائی ہے کہ اسے ہمیشہ Ventilator پر رکھا جائے، البتہ کسی شخص کے Ventilator پر رکھنے کی وجہ سے اس کے Cure کی امید ہے اور اسی ہسپتال میں دوسرا شخص بھی اسی نوعیت کے مرض کا آجاتا ہے جسے بھی Ventilator کی ضرورت ہے، اور ہسپتال میں مزید بستر خالی نہیں ہے، تو اس صورت میں کس کو ترجیح دیں؟ یہ بھی ایک سوال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسان اپنی کوشش کی حد تک محنت کا مکلف ہے تو ایک شخص پہلے آچکا ہے اور اس کا علاج ہو رہا ہے، ایسی صورت میں اس کو نکالنا اور دوسرے کو داخل کر لینے کی گنجائش مجھے نظر نہیں آتی۔ دوسرے شخص کے لئے Ventilator یہاں نہیں ہے تو وہ کسی دوسری جگہ علاج کرا سکتا ہے۔

سوال: ایک نوجوان مریضہ ہے جو گھر میں بے ہوش پائی گئی اسے CPR کے بعد Ventilator پر ڈال دیا گیا۔ 24 گھنٹے گزر جانے کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آرہی۔ طبی بنیادوں پر اس کے دماغ کو مردہ قرار دیا جا چکا ہے اور اس کی زندگی کا دار و مدار صرف اور صرف Ventilator اور دوائیوں پر ہے۔ لہٰذا Ventilator ہٹانے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا جواب پچھلے جوابات میں دیا جا چکا ہے۔

صبر و علاج:

سوال: ایک 70 سال کا مریض جسے پھیپھڑوں کا Stage 4 کا کینسر ہے اور وہ جگر اور ہڈیوں تک پہنچ چکا ہے اور Chemo بھی فیل ہو چکی ہے۔ اب صرف معاون طریقہ علاج یعنی Supportive and Comfort Care پر موجود ہے۔ اب درد کی شدت کم کرنے کے لئے

جب ڈاکٹر دوا دینے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ یہ کہہ کر درد کی دوا لینے سے انکار کردیتا ہے کہ جب میں اس دنیا میں تکلیف برداشت کروں گا تو آخرت میں تکلیف کم ہوگی اور یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔اس سلسلے میں شریعت کی کیا راہنمائی ہے؟

جواب: کسی صاحب کا اپنے طور پر یہ فیصلہ کرنا کہ میں دافعِ درد (Painkiller) دوائیں نہیں لوں گا، یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے، اس کے بعد اس کو مجبور کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی مجبور کرنا مناسب ہے، نہ ہی مجبور کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔اگر کوئی شخص اس بات کو برداشت کررہا ہے کہ میں اپنے درد کو برداشت کروں گا اور اس کے ذہن میں آخرت کا تصور بھی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو اس سے روکا جائے۔البتہ اس کو ترغیب دی جاسکتی ہے کہ بھائی! ایسا نہ ہو کہ یہ درد اتنی شدت اختیار کرجائے کہ کسی وقت تم ناشکری کی طرف جانے لگو۔لہٰذا (Painkiller) استعمال کرلو تو بہتر ہے، لیکن مجبور نہیں کیا جاسکتا، ترغیب دی جاسکتی ہے۔

اصل میں مریض کو سمجھانے کی ضرورت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ انسان شروع میں بعض اوقات جذبات میں فیصلہ کرلیتا ہے پھر بعد میں معاملہ الٹا ہوجاتا ہے، توکل کے جذبات پیچھے چلے جاتے ہیں اور ناشکری کے احساسات آجاتے ہیں کہ یااللہ! میں نے آپ پر بھروسہ کرکے یہ کیا تھا آپ نے میرے ساتھ کیا کردیا۔ آدمی کا اللہ تعالیٰ کے سامنے بہادر بننا بھی اچھی بات نہیں ہے۔یہ کوئی بندگی کی بات بھی نہیں ہے۔میرے بھائی مرحوم زکی کیفی صاحب کا ایک پیارا شعر ہے:

اس قدر بھی ضبطِ غم اچھا نہیں
توڑنا ہے عشق کا پندار کیا

لہٰذا ترغیب دی جاسکتی ہے لیکن مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

وَقَدْ أَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ شَبِيهًا بِقِصَّتِهَا وَلَفْظُهُ " جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ بِهَا لَمَمٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :اُدْعُ اللّٰهَ . فَقَالَ : إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكِ وَإِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ. قَالَتْ :بَلْ أَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَيَّ "وَفِي الْحَدِيثِ فَضْلُ مَنْ يُصْرَعُ، وَأَنَّ الصَّبْرَ عَلَى بَلَايَا الدُّنْيَا يُورِثُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ الْأَخْذَ بِالشِّدَّةِ أَفْضَلُ مِنَ الْأَخْذِ بِالرُّخْصَةِ لِمَنْ عَلِمَ مِنْ نَفْسِهِ الطَّاقَةَ وَلَمْ يَضْعُفْ عَنِ الْتِزَامِ الشِّدَّةِ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ تَرْكِ التَّدَاوِي، وَفِيهِ أَنَّ عِلَاجَ الْأَمْرَاضِ كُلِّهَا بِالدُّعَاءِ وَالِالْتِجَاءِ إِلَى اللّٰهِ أَنْجَعُ وَأَنْفَعُ مِنَ الْعِلَاجِ بِالْعَقَاقِيرِ ، (فتح الباری ،كتاب المرضى، باب فضل من يصرع من الريح، ۱۰/۱۱۵ ... فيه إيماء إلى جواز ترك الدواء بالصبر على البلاء ، والرضا بالقضاء ، بل ظاهره أن إدامة الصبر مع المرض أفضل من العافية، لكن بالنسبة إلى بعض الأفراد ممن لا يعطله المرض عما هو بصدده عن نفع المسلمين (مرقاة المفاتيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض و ثواب المرض: ۳/۱۱۴۷)

سوال: اس صورت میں بعض اوقات ڈاکٹر سمجھتے ہیں کہ مریض اس Mental Capacity میں نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرسکے کیونکہ وہ Confuse ہے یا دیگر وجوہ ہیں۔تو اگر ڈاکٹر سمجھے کہ وہ ذہنی طور پر فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہے تو کیا بحیثیت ڈاکٹر ہم اس کے اس فیصلہ کو Override کرسکتے ہیں کہ وہ درد کی دوائی نہیں لینا چاہتا؟

جواب: جب اس کی ذہنی حالت ایسی ہے اور ظاہری طور پر لگ رہا ہے کہ وہ خود فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو یا تو اس وقت کا انتظار کیا جائے جب اس کی ذہنی حالت ایسی ہوجائے کہ وہ صحیح فیصلہ کرسکے اور اگر نہیں ہے، تو اس نے بہرحال اپنے آپ کو آپ کے حوالے کیا ہوا ہے لہٰذا ڈاکٹر ہی اس کی طرف سے فیصلہ کرکے Painkiller دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ناقابلِ برداشت مہنگا علاج تجویز کرنا:

سوال: دس سال کا غریب گھرانے کا بچہ ہے جسے خون کا کینسر ہوگیا ہے۔اس کا ایک سال پہلے علاج ہوچکا تھا لیکن بدقسمتی سے دوبارہ ہوگیا ہے۔اب سوائے Bone Marrow Transplant کے کوئی اور طریقہ نہیں بچا ہے۔ اب نہ ہسپتال، نہ ہی بچہ کی فیملی اس علاج کے اخراجات برداشت کرسکتی ہے۔ایسی صورت حال میں مریض کے گھر والوں کو مہنگے علاج کی خبر دیں یا یہ کہہ دیں کہ یہ لاعلاج مرض ہے؟ یہ آج کل کینسر کے علاج کا Dilemma ہے کہ بعض ڈاکٹر ایک موہوم Survival پر بہت مہنگا علاج تجویز کر دیتے ہیں جس کے لئے بسا اوقات مریض اپنا گھر یا جائیداد تک بیچ دیتا ہے۔بعض اوقات اس کے

لئے اخبارات میں Ad آ جاتا ہے کہ ایک غریب بچہ کے Transplant کی ضرورت ہے، آپ 40 لاکھ عطیہ دیں۔

جواب: (یہ جواب مفتی نجیب احمد خان صاحب نے دیا۔ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے تائید فرمائی)۔ حضرت نے جو اصول بیان فرمایا تھا کہ (ایسا موہوم علاج جو مالی تکلیف میں مریض کو ڈالے، وہ پسندیدہ نہیں) اس کے ذیل میں یہ مسئلہ آتا ہے۔ اب جب ڈاکٹر کو پتہ ہے کہ یہ Transplant ایک طریقہ علاج ہے اور بسا اوقات یہ علاج ہو بھی جاتا ہے اور اکثر نہیں ہوتا تو صحیح شرعی طریقہ تو یہ ہوگا کہ ہم اس کو پوری بات واضح طور پر بتادیں کہ دیکھو یہ مہنگا علاج ہے اور اپنے آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ اس میں فائدہ کے Chances کم ہیں۔ بات پوری کرنی چاہئے نہ کہ کوئی اور بات جو جھوٹ کے زمرے میں آ جائے۔ بہرحال اپنی طرف سے تجویز دے دیں کہ میری رائے ہے کہ آپ یہ علاج نہ کریں۔

زیادہ مریض اور کم وسائل:

سوال: ایسے ادارے جو زکوۃ و خیرات سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں اور ان کے پاس محدود فنڈ ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ اصول بنانا کہ ہسپتال ایسا مہنگا علاج صرف ان مریضوں کا کرے گا جن کی شفایابی کا امکان مثلاً ۲۵ فیصد سے زیادہ ہوگا۔ تو یہ پالیسی بنانا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟

جواب: اگر دو مریض ایک ساتھ ہسپتال میں آتے ہیں اور بستر صرف ایک ہے تو آپ صرف اُس مریض کو داخل کریں جس کے شفایابی کے امکانات زیادہ ہیں، یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ایک مریض پہلے سے موجود ہے اور اب اس حالت پر پہنچ گیا ہے کہ اس کی صحت یابی کے امکانات دس فیصد سے کم ہیں، آپ اس کا بستر اس لئے خالی کروانا چاہتے ہیں کہ دوسرا بہتر حالت والا مریض آ گیا ہے، یہ ٹھیک نہیں کیونکہ وہ آپ کے پاس پہلے سے داخل ہے۔ اس کی ذمہ داری تو آپ لے چکے ہیں۔ البتہ اگر صحت یابی کا کوئی امکان بالکل ہی باقی نہ رہے تو بے شک آپ دوسرے مریض کو داخل کر سکتے ہیں۔

سوال: ایک بچی ہے جو کہ متعدد مسائل کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے لیکن اب تک حتمی بیماری کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ڈاکٹر علاج کی کوشش تو کر رہے ہیں لیکن صحت یابی کے بارے میں کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ اس دوران ایمرجنسی میں ایک اور بچی سخت بیماری میں آتی ہے جسے فوری داخلے کی ضرورت ہے اور اس کی بیماری قابلِ علاج بھی ہے۔ لیکن ہسپتال میں کوئی بستر موجود نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر کو کیا کرنا چاہئے؟ یعنی پہلے سے آئے ہوئے undiagnosed مریض کو ڈسچارج کر کے بعد میں آنے والے قابلِ علاج مریض کو داخل کر لینا اخلاقی و مذہبی لحاظ سے کیسا ہے؟

جواب: یہ ایک پیچیدہ صورتحال ہے اور اس میں کوئی Hard and Fast بات کہنا مشکل ہے کیونکہ صورتحال مختلف ہو سکتی ہے۔ موجودہ مریض اور آنے والے مریض کے احوال کو دیکھ کر وقت پر موجود ڈاکٹر کو فیصلہ کرنا چاہئے کہ میں کیا کروں؟ اتنی بات ضرور ہے کہ ایک اصول ہے lesser evil کا، جسے عربی میں اھون البلیتین کہا جاتا ہے۔ (اِذَا تَعَارَضَ مَفْسَدَتَانِ رُوعِيَ أَعْظَمُهُمَا ضَرَرًا بِارْتِكَابِ أَخَفِّهِمَا (الأشباه والنظائر، قاعدة رابعة: ۱۲۱/۱) یعنی دو پہلوؤں میں سے کم نقصان دہ پہلو کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس میں کوئی Hard and Fast بات کہہ دینا کہ ہمیشہ ایسا ہی کرنا چاہئے، میں سمجھتا ہوں کہ غیر محتاط ہوگا۔

(جاری ہے)

دعائے مغفرت کی اپیل

لاہور.... حکیم صوفی محمد یوسف کی اہلیہ محترمہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبزہ زار لاہور اور جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے راہنما مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا عبدالرؤف، حافظ عبدالغفار، حافظ مقبول احمد، حافظ مسعود احمد کی والدہ محترمہ ۳۰ جنوری ۲۰۱۹ء کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بلاک ایچ سبزہ زار جنازہ گاہ لاہور میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر، مدیر دارالعلوم مدنیہ رسول پارک شیخ الحدیث حضرت مولانا محب النبی دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا عبدالرحمٰن، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالنعیم، مولانا ظہیر احمد قمر سمیت کثیر تعداد میں علماء، طلباء، سیاسی و سماجی شخصیات اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں اور پانچوں بیٹے حافظ قرآن ہیں۔ قارئین سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ریاستِ مدینہ کیا ہے؟

(آخری قسط)

مولانا محمد جہان یعقوب

اقلیتوں اور غلاموں کے حقوق:

مدینہ طیبہ کی ریاست میں اقلیتوں اور غلاموں کے حقوق پوری طرح محفوظ تھے۔ مذہبی اختلاف یا طبقاتی تقسیم کی وجہ سے کسی کے بھی بنیادی حقوق کو سلب کرنے کا کوئی بھی تصور مدینہ طیبہ میں موجود نہ تھا۔ یہود ونصاریٰ کے بنیادی حقوق بھی مدینہ طیبہ میں پورے ہوتے رہے اور ان کو مذہبی اختلاف کی وجہ سے کبھی بھی ظلم اور جبر کا نشانہ نہ بنایا گیا۔

پردے کا رواج:

ریاست مدینہ نے معاشرے کی سطح پر فحاشی اور عریانی کو مٹایا، لوگوں میں پردے کا نظام رائج کیا۔ محرم اور غیر محرم کا فرق لوگوں کے ذہنوں میں بٹھایا۔ نظروں اور شرم گاہوں کی حفاظت کے لئے نکاح کو سستا اور آسان بنایا، جب کہ بدکاری کی سخت ترین سزا نافذ کی، تاکہ کوئی اس کی جرأت نہ کرسکے۔ یہی وجہ تھی کہ مدینہ منورہ کی ریاست میں حیا اور پردہ اپنے پورے عروج پر تھا اور وہاں پر اختلاط بے پردگی اور بے حیائی کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ مرد وزن اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر اپنے جملہ امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کو بجا لانے کا فریضہ احسن طریقے سے انجام دیتے رہے۔

خواتین کے حقوق:

خواتین زمانہ جاہلیت کی مظلوم ترین مخلوق سمجھی جاتی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے حقوق بالخصوص شادی میں زبردستی، وراثت سے محروم رکھنا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، حرام قرار دیا اور عورتوں کو حق ملکیت عطا کیا، جو اس سے پہلے کسی مذہب نے نہیں دیا تھا۔ ریاست مدینہ نے بچے جننے والی ماؤں اور ان کے نوزائدہ بچوں کے وظائف جاری کئے۔ ریاست مدینہ میں مرد عورت دونوں کے حقوق برابر تھے، البتہ صنفی فرق اور پیدائشی ذمے داریوں کے اختلاف کی وجہ سے دونوں کا دائرہ کار علیحدہ علیحدہ تھا۔

سود کا خاتمہ:

ریاست مدینہ نے ارتکاز دولت پر بھی پابندی لگادی۔ اور ایسی ایسی پالیسیاں جاری کیں کہ دولت چند ہاتھوں تک سمٹ کر نہ رہ جائے بلکہ دولت ہر وقت حرکت میں رہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سود حرام اور زکوٰۃ فرض قرار دی گئی۔ سب سے اہم چیز سود پر مکمل پابندی تھی، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ان دنوں مدینہ منورہ کی معیشت کا سارا انحصار یہودیوں کے سودی کاروبار پر تھا، مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین سے یہ نہیں فرمایا کہ تم بھی یہودیوں سے سود پر قرض لے کر اپنا کاروبار شروع کردو، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار مدینہ سے فرمایا کہ اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور پھر قرض حسنہ کا نظام رائج فرمایا۔ جب معاشرے کے افراد عملاً باہمی تعاون کے ذریعے بلاسود قرضوں پر معیشت کو قائم کرنے میں لگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کو مکمل طور پر حرام قرار دے کر اس لعنت کو ختم کردیا۔ جس کی وجہ سے غریب کو سر اٹھانے کا موقع ملا اور امیر کے منہ میں لگام ڈال دی گئی۔ یہی وہ بنیادی پتھر تھا جسے اٹھاتے ہی ریاست کی معیشت کی ترقی کا سفر شروع ہوا۔

نظام زکوٰۃ کا قیام:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں زکوٰۃ وعشر کے نظام کو قائم کیا، جس کے ذریعے غریب مفلوک الحال اور استحصال زدہ طبقات کی بھرپور طریقے سے امداد ہوئی۔ مدینہ منورہ کی ریاست میں غریبوں اور مفلوک الحال طبقات کی دردمندی ہر دل میں موجود تھی اور لوگ زکوٰۃ، عشر، صدقات اور خیرات کے ذریعے اپنے بھائیوں کی بھرپور طریقے سے امداد کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ریاست مدینہ میں زکوٰۃ دینے والے تو تھے لیکن زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا تھا۔

غریبوں کو ٹیکس کی چھوٹ:

ریاست مدینہ نے امیروں پر زکوٰۃ تو فرض کی، لیکن غریبوں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔ ریاست مدینہ شہریوں کو لوٹنے کے بجائے ان کی کفالت کرتی تھی۔

ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ:

ریاست مدینہ کی ایک اور شاندار بنیاد مشاورت تھی۔ آج صدیوں کے بعد جمہوریت

کے نام پر اکثریت کی بات کو تسلیم کرنے کا رواج پیدا ہوا جبکہ ریاست مدینہ کے حکمران محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاریخ انسانی میں سب سے پہلے اپنی رائے کی قربانی دے کر اور اکثریت کی رائے پر فیصلہ کر کے ثابت کیا کہ جمہور کا فیصلہ قابل اقتدا ہوا کرتا ہے، جب کہ یہ وہ دور تھا جب دنیائے انسانیت میں سرداری و بادشاہی نظام نے پنجے گاڑ رکھے تھے اور حکمران سے اختلاف تو بڑی دور کی بات تھی اس کے سامنے بولنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

آزادی اظہار رائے:

ریاست مدینہ کا وجود صحیح آزادی رائے کا مجسم نمونہ تھا جس میں معاشرے کے ہر طبقے خواہ وہ غلام ہوں، خواتین ہوں یا دیگر شہری سب کو اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے مکمل مواقع میسر تھے اور ان پر کوئی قدغن نہیں تھی۔ فجر کی نماز کے بعد محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اور مرد و خواتین میں سے جو بھی جو پوچھنا چاہتا اسے ادب و احترام کی حدود کے اندر مکمل آزادی تھی۔

عہدے دینے میں میرٹ کی پاس داری:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں چونکہ یمن اور حجاز اسلامی حکومت میں شامل ہو چکے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان علاقوں میں والی مقرر کرتے ہوئے ان کے تقویٰ، علم و دانش، عقل و عمل اور فہم کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ اسلامی ریاست میں مختلف عہدوں پر تقرر کا ایک معیار مقرر کیا گیا۔ امرا کے انتخاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت عملی کا ایک اہم جز یہ تھا کہ جو لوگ والی بننے کی درخواست کرتے، ان کی درخواست رد کر دیتے۔ افسروں کے انتخاب کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت عملی قرآن پاک کی اس آیت کی تعبیر تھی:

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انہی لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں۔ (النساء:۵۸) یعنی عہدہ اور منصب بھی ایک طرح کی امانت ہے جو بد دیانت کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو ریاست بنایا تو آپ نے حکومتی اختیارات کو نچلی سطح تک یوں منتقل کیا، کہ ہر دس افراد پر ایک نقیب مقرر کیا، دس نقیبوں پر ان کا سربراہ عریف بنایا اور پھر سو عرفا پر مشتمل پارلیمنٹ بنائی۔ اس طرح عوام کو براہ راست پارلیمنٹ میں شراکت دے کر ان کی آواز ایوان تک پہنچانے کا ذریعہ بنادیا۔ ☆☆

سرزمین گوجرانوالہ میں دوروزہ ختم نبوت کورس

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۱، ۲۲ فروری کو مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں منعقد ہوا، شہر بھر میں اشتہار فلیکس بینر بھرپور لگائے گئے۔ علمائے کرام سے اپیل کی گئی کہ آپ اپنے اپنے بیانات اور خطبہ جمعہ میں بھرپور اعلان بھی فرمائیں اور بھرپور ترغیب دیں کہ عوام الناس اس میں شرکت کریں۔ مقام کورس کے گرد و نواح کی تمام مساجد میں درس رکھے گئے کہ ختم نبوت کورس کے لئے عوام کو تیار کیا جائے علمائے کرام کی دلچسپی اور محنت سے کورس کامیاب رہا۔

کورس کے پہلے دن تلاوت قاری طاہر محمود نے کی اور نعت حافظ ابوبکر نے پڑھی۔ کورس کے اغراض و مقاصد راقم الحروف نے بیان کئے کہ عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کرنا کتنا ضروری ہے اور فتنہ قادیانیت عصر حاضر کا کتنا بڑا فتنہ ہے، اس سے عوام الناس کو بچانا کتنا ضروری ہے، بعد ازاں مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان) نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، تحریک ختم نبوت کا تاریخی پس منظر اور فتنہ قادیانیت کے عقائد پر گفتگو فرمائی۔ ختم نبوت کورس کے دوسرے روز مفتی غلام نبی صاحب، مولانا ہدایت اللہ جالندھری کے بیان کے بعد مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے حیات مسیح اور سیرت امام مہدی پر مفصل گفتگو فرمائی، دونوں دن شرکائے کورس کی بھرپور حاضری تھی شہر کے علماء کرام نے بھی خوب حوصلہ افزائی فرمائی، جامع مسجد کے صدر خواجہ مطاہر کلیم صاحب، خطیب حضرت مولانا داؤد احمد، امام قاری محمد اسحاق، مولانا محمود الرشید قدوسی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کام کرتی رہے گی تو کوئی قادیانی مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹ نہیں سکتا۔ اختتام کورس پر تمام شرکائے کورس کو ختم نبوت کا لٹریچر بھی دیا گیا، شرکائے کورس کے لئے کاغذ قلم اور کھانے کا وسیع تر انتظام تھا۔

وادیٔ مہران

سندھ میں ختم نبوت پروگرامز

حیدرآباد (مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا قاضی احسان احمد ۲۰؍فروری ۲۰۱۹ء بروز بدھ شب کو سندھ کے ۳روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین اور راقم الحروف نے پروگرامز ترتیب دیئے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

مولانا قاضی احسان احمد کا جامعہ عمر فاروق میں طلبا سے بیان:

۲۱؍فروری بروز جمعرات ۱۱ بجے مولانا قاضی احسان احمد نے جامعہ عمر فاروق قاسم آباد میں طلبا سے بیان کیا۔ طلبا کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ طلبا نے نام لکھوا کر شرکت کا وعدہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ننجر چانگ:

۲۱؍فروری بروز جمعرات بعد نماز عصر مدرسہ عربیہ خاتم النبیین کے زیراہتمام ننجر چانگ تحصیل و ضلع ٹنڈوالہیار میں نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ شہداد پور نے کی۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد فیصل اور طالب علم محمد وقاص نے حاصل کی، جبکہ ہدیہ نعت طالب علم محمد شہباز اور بھائی شفیع محمد بھان نے پیش کیا، کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد، شیخ الحدیث جامعہ دارالفیوض قاسمیہ سجاول اور مولانا صالح الحداد، مولانا غلام حسین میمن سجاولی، مولانا نصیر احمد نے بعد عصر و مغرب مجمع عام سے خطاب کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت و ناموس رسالت کے خلاف جاری سازشوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ قانون ناموس رسالت کی حفاظت جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر کریں گے۔ سپریم کورٹ کا ملعونہ آسیہ کی رہائی کا فیصلہ بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہے، مغربی دنیا 295-C کے قانون کو ختم کرنا چاہتی ہے لیکن اہلیان پاکستان نے کراچی، لاہور، سکھر، مظفرگڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان اور مردان کے کامیاب ملین مارچ کے اجتماعات سے گستاخان رسول کے حامیوں کو پیغام دے دیا کہ عاشقان مصطفی تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد نے ادا کئے، جبکہ کانفرنس کی میزبانی مولانا محمد بلال مہتمم مدرسہ عربیہ خاتم النبیین نے کی۔ شہر بھر کے علماء کرام مولانا مفتی محمد عرفان، مولانا قادربخش، مولانا افتخار نظامانی، مفتی ذوالفقار احمد، مفتی مجیب الرحمن، مفتی عدنان، اساتذہ جامعہ اشرف المدارس کوٹ غلام محمد، جامعہ صدیق اکبر، دارالعلوم اسلامیہ، فاروقیہ، مدینۃ العلوم ٹنڈوالہیار نے شرکت کی۔ مولانا صالح الحداد صاحب کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

۲۲؍فروری ضلع میرپورخاص میں مبلغین کرام کے بیانات جمعہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے میرپورخاص شہر کی جامع مسجد مدینہ شاہی بازار، مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد علی المرتضیٰ گلشن عمیر، مولانا مختار احمد نے ربانی مسجد مکرانی محلہ، مولانا توصیف احمد نے مدنی مسجد پھنور کالونی میں اجتماعات جمعہ سے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مرحوم مولانا محمد علی صدیقی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد:

۲۲؍فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و مدرسہ زمزم حیدرآباد کے زیراہتمام گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بسلسلۂ تقریب ختم بخاری شریف جنرل بس اسٹینڈ داؤد خان گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد نے کی، تلاوت کی سعادت حافظ محمد فضل نے حاصل کی اور بارگاہ رسالت میں گلہائے عقیدت مولانا غلام مرتضیٰ اور حافظ عبداللہ نے پیش کئے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، حافظ عبداللہ بن مولانا ضیاء الرحمن طاہر نے خطاب کیا، جبکہ شیخ

الحدیث مولانا جان محمد نے مدرسہ زمزم للبنین و للبنات کی ۱۴ فاضلات کو بخاری شریف کے آخری سبق کا درس دیا۔ کانفرنس کی میزبانی مولانا ضیاء الرحمٰن طاہر مہتمم مدرسہ و امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل لطیف آباد نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کی ذمہ داری مولانا عبدالرحیم صدیقی نے نبھائی، کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ۷۰ بدری صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ اللہ رب العزت نے بدری صحابہ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بدری صحابی کی زیارت کے مشتاق ہوا کرتے تھے۔ جنگ یمامہ میں تحفظ ختم نبوت کے لئے شہید ہونے والے تقریباً ۱۲۰۰ صحابہ کرام و تابعین عظام میں ۷۰ بدری صحابہ بھی تھے۔ امت مسلمہ نے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر دور میں تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سپریم کورٹ کے ملعونہ آسیہ کے فیصلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج اس سیاہ فیصلے پر دنیا کا سب سے بڑا گستاخ رسول ملعون گیرٹ ویلڈر سمیت امریکا، فرانس، برطانیہ، جرمنی کے یہود و نصاریٰ خوشیاں منا رہے ہیں جبکہ امت مسلمہ خون کے آنسو رو رہی ہے۔ حکمران ناموس رسالت کے متعلق سابقہ حکمرانوں سے درس عبرت حاصل کریں۔ کانفرنس میں مولانا سیف الرحمٰن، مفتی محمد عرفان، مولانا عبدالغفار موروجو، مولانا نورالسلام، مولانا سراج الحق، مولانا فضل ربی، مولانا عبدالولی و دیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس، محراب پور

محراب پور (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور ضلع نوشہرو فیروز کے زیر اہتمام بروز جمعہ یکم مارچ ۲۰۱۹ بعد نماز عشا مرکزی جامع مسجد اسٹیشن روڈ محراب پور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مقامی امیر مولانا عبدالصمد کے منعقد کی گئی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا خالد محمود جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، تلاوت کی سعادت قاری محمد عرفان میمن نے حاصل کی پھر حافظ عبدالاحد نے ہدیہ نعت پیش کیا، اس کے بعد مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس ختم نبوت نوابشاہ) نے بیان کیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور آخر میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (مرکزی ناظم نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے خطاب فرمایا اور دعا فرمائی۔ کانفرنس کے اختتام پر جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور شرکاء نے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی بھی کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

افتتاح ختم نبوت چوک دریا خان مری

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ یونٹ دریا خان مری ضلع نوشہرو فیروز کے ساتھیوں کی ان تھک محنت و لگن سے پھل شہر روڈ پر ''ختم نبوت چوک'' میونسپل کمیٹی سے منظور کرایا گیا۔ جس کا افتتاح مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کیا۔ افتتاح کی تقریب کی صدارت قاری محمد حسن موروجو نے کی۔ نگرانی قاری نیاز احمد خاصخیلی نے کی جبکہ عالمی مجلس ختم نبوت نوابشاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، اتحاد اہل السنۃ والجماعت سندھ کے امیر مولانا محمد احمد حنفی، مولوی محمد یوسف بروہی، قاری غلام اللہ موروجو، قاری قربان علی، مولوی عبدالمجید، یونین کونسل چاناری کے چیئرمین احمد شریف گبول، قاری عبدالماجد، امجد حسین خاصخیلی، قاری زاہد حسین، بھائی محمد انور، ماسٹر منیر احمد، ڈاکٹر عزیز اللہ سمیت دیگر احباب نے بھی اس موقع پر شرکت کی۔ ختم نبوت چوک پر بورڈ بھی آویزاں کیا گیا اور شرکاء میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ پاک اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

ختم نبوت کانفرنس دریا خان مری

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ دریا خان مری ضلع نوشہرو فیروز کے زیر اہتمام بروز جمعہ یکم مارچ ۲۰۱۹ء بوقت ۱۱ بجے صبح مرکزی جامع مسجد قاسم العلوم دریا خان مری میں ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی، کانفرنس بعد نماز جمعہ تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت قاری محمد حسن موروجو نے کی، نگرانی قاری نیاز احمد خاصخیلی نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد یاسین اور حافظ خضر حیات نے ادا کئے۔ تلاوت کلام اللہ کی سعادت قاری غلام قادر کورائی نے

حاصل کی، نذیر احمد شر نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس ختم نبوت نوابشاہ)، مولانا محمد احمد حنفی (امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعت سندھ)، مولانا عزیز الرحمن ثانی (مرکزی ناظم نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے خطاب کیا اور آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی امامت بھی فرمائی اور حاضرین میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور شرکاء نے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی بھی کرائی۔ اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور جن ساتھیوں نے اس کانفرنس کے لئے دامے، درمے، سخنے محنت وکوشش کی، شرکت کی اللہ پاک ان تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس بروز ہفتہ ۲۳؍فروری ۲۰۱۹ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں بعد نماز مغرب (زیر صدارت مولانا محمد انیس صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ، زیر سرپرستی مولانا محمد سلیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور اور زیر نگرانی مولانا تجمل حسین مبلغ ختم نبوت نواب شاہ) منعقد ہوئی، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، تلاوت کی سعادت قاری رضا محمد صاحب نے حاصل کی، حافظ انعام اللہ انس نے ہدیۂ حمد ونعت پیش کیا اور نظمیں پڑھیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب گھمی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ پر بیان کیا، اس کے بعد مولانا توصیف احمد (مبلغ حیدرآباد) نے بیان کرتے ہوئے فتنۂ گوہر شاہی کی سنگینیوں سے آگاہ کیا اور اس کی سرکوبی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کردار پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے، ہر دور میں امت نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم باوفا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے قادیانیت اور تمام قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس کے بعد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے میرے نبی کی اہانت کی ہے، لہٰذا ہم قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں، ہمیں دنیا کا کوئی قانون ہمارے عقیدے کی حفاظت سے نہیں روک سکتا۔ ان کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب صاحب پیر شریف والوں نے عشق رسول کا تقاضا اور ہماری ذمہ داریوں کی نشاندہی پر خطاب کیا۔ آخر میں مولانا قاری کامران احمد صاحب نے بیان کیا اور دعا فرمائی۔ اس طرح رات تقریباً پونے ایک بجے بحمداللہ تعالیٰ کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

کانفرنس میں مولانا قاری محمد امجد مدنی، قاری نیاز احمد خاصخیلی، قاری علی اصغر، قاری محمد تصور، حافظ محمد سلیم بخاری، بھائی عبدالرؤف، مدارس کے طلبا اور کارکنان سمیت کانفرنس کے جملہ امور اور علماء کرام اور دیگر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے، بحمداللہ تعالیٰ کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی، خصوصاً مولانا حزب اللہ کھوسو، مفتی عبدالکریم لغاری، مولانا محمد اشرف، مولانا عبدالکریم بروہی، مفتی محمد یونس، مولانا محمد یوسف، مولانا قاری عبدالخالق بروہی، مولانا طارق محمود وٹو، قاری عبدالخالق خاصخیلی، مفتی سلیم اللہ ابڑو، مولانا عبدالرشید، بھائی عبدالشکور، مولانا حماد اللہ، مولانا عبداللہ بروہی اور قاری منیر احمد ملک سمیت دیگر علماء کرام اور مدارس دینیہ کے طلبا اور قرب و جوار سے قافلوں کی صورت میں ساتھیوں نے جوق در جوق شرکت کی۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تین سالہ رکنیت سازی بھی کی گئی، جماعت کی طرف سے کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا اور آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ کانفرنس کے شرکاء کے لئے جماعت کی طرف سے کھانے کا بھی نظم کیا گیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت وکوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو تادم آخر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ☆

برصغیر پاک وہند میں

عیسائی مشنری اور علمائے اہلِ اسلام

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ (گزشتہ سے پیوستہ) مرسلہ: خالد محمود سابق یوئیل کندن

بشپ جارج لفرڈلیفرائے ۱۸۵۴ء:

۱۸۵۴ء میں بطور مشنری دہلی آئے اپنے وقت کے سب سے بڑے مبشر انجیل اور مسیحی کلیسا میں باثر شخصیت تھے۔ انہوں نے ہندوستانی باشندے پادری برکت اللہ کے چچا پادری احسان اللہ کو آرچ ڈیکن مقرر کیا۔ اس پر ضلع ملتان کے مبشر پادری فرنچ سے ان کے اختلافات ہوگئے۔ مولانا شرف الحق صدیقی رحمہ اللہ نے ان کا زبردست مقابلہ کیا، ہر محاذ پر شکست دی، کامیاب مناظرے کئے اور کھلی فتح پائی، چنانچہ دہلی مشنری انچارج کی رپورٹ میں ہے:

''ایک دفعہ وہ سہ پہر کے وقت بازار میں منادی کے لئے گیا اور رات ہوگئی، کیونکہ بحث چھڑ گئی ایک مسلمان مولوی (مولانا شرف الحق) نے بائبل کے اختلاف بیان پر اعتراض کیا اور حوالے ڈھونڈنے لگا، بازاری لیمپ کی روشنی نہایت مدہم تھی کہنے لگا: روشنی کم ہے، دکھائی نہیں دیتا، لیفرائے نے کہا کہ اگر یہاں روشنی کم ہے تو کیوں ایسی جگہ بحث نہیں کرتے، جہاں روشنی کا انتظام ہوسکے، اس پر یہ فیصلہ ہوا کہ مسجد کے اندر بحث ہو، یوں لیفرائے مساجدوں کے اندر جاکر انجیل کی بشارت دینے لگا، بازاری منادی میں اب لیفرائے کی سخت مخالفت ہوتی، بالخصوص ایک نابینا مولوی لیفرائے کا پیچھا نہ چھوڑتا۔''

علمائے اسلام کی مساعی:

سنت خداوندی ''لکل فرعون موسی'' کے مطابق اس دور میں اللہ تعالیٰ نے عیسائی مشنریوں کے اس فتنہ کی یلغار کو روکنے کے لئے علماء ربانیین کی ایک بڑی جماعت کو کھڑا کیا، جن کے دل اخلاص سے معمور، دماغ روشن تھے۔ انہوں نے عیسائیت کے اصل ماخذ و مصادر کا تجزیہ کرکے، مذہب مسیحی کا وسیع و عمیق جائزہ لے کر عیسائیت کے تابڑتوڑ حملوں کا نہ صرف جواب دیا، بلکہ عیسائیت کو دفاع پر بلکہ بھاگنے پر مجبور کردیا۔ ہر طرح کے مصائب جھیل کر، آگ کے سمندر میں کود کر اثاثۂ اسلام کے اردگرد عشق ووفا کا ایسا پہرہ دیا کہ مثال نہیں ملتی اور اگر کسی منہ پھٹ نے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اعتراض وسوال کے اسلوب سے ہٹ کر محض گستاخانہ بات کہی تو مسلمانوں نے ایسا جواب دیا کہ موت وحیات کے فاصلے مٹادیئے:

بآں گروہ ہے کہ از ساغرِ وفا مستند
سلام ما بر سانید کہ ہر کجا ہستند

اگر روشن خیالی، آزادی اظہار کے نام پر کوئی وزنی اعتراض، جاندار سوال یا معقول اشکال کرکے جواب طلب کیا جائے تو علمی دنیا میں آج بھی اس کی پذیرائی ہے اور وکلائے اسلام آج بھی عیسائیت کی ہر بات کا جواب دینے کو بے تاب ہیں، لیکن جب کسی کے پاس دلیل وبرہان کی رو سے کوئی بات نہ ہو تو وہ سب وشتم اور توہین آمیزی پر اتر آتا ہے، قرب قیامت اور مسلمانوں کا زوال ہے کہ اب اس کی مثالیں زیادہ ہی سامنے آرہی ہیں۔

یہ علمائے حق جنہوں نے اسلامی ہند کو اندلس نہیں بننے دیا، عیسائی مشنریوں کا منہ توڑ مقابلہ کیا اپنی تقریروں، مباحثوں، مناظروں اور تصنیف و تالیف کے میدان میں نہایت قابلِ قدر ترکہ چھوڑا، ان میں: مولانا سیّد آل حسن موہانیؒ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، مولانا عنایت رسول چڑیاکوٹیؒ، مولانا سیّد ناصر الدین محمد ابوالمنصورؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا سیّد محمد علی مونگیریؒ، ڈاکٹر وزیر خانؒ، مولانا اشرف الحق صدیقیؒ، مولانا ابو محمد عبدالحق حقانیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ردِ عیسائیت پر مجلات:

مسلمانوں نے ردِعیسائیت کو موضوع بناکر مختلف رسائل اور اخبارات کا اجرا کیا ہفت روزہ ''اردو اخبار'' دہلی ۱۸۲۳ء میں اسی مقصد کے تحت جاری ہوا۔ اس کے مدیر مجاہد حضرت مولانا باقر علی کو پھانسی دے کر شہید کیا گیا۔ اس کے علاوہ ''سیّدالاخبار'' دہلی ۱۸۳۸ء، ''سراج الاخبار'' دہلی ۱۸۳۹ء، ''قطب الاخبار'' آگرہ، ''نورٌ علیٰ نورٌ''

لدھیانہ، ''امین الاخبار'' الہ آباد، ''پنجابی اخبار'' لاہور، ''رہبر ہند'' لاہور، ناصر الاخبار دہلی، مہر درخشاں لکھنؤ، ''المستنصر'' دہلی، ''حبل متین'' کلکتہ، ''نورالاسلام'' سیالکوٹ، ''منشور محمدی'' بنگلور، ''ماہنامہ حسن'' حیدرآباد دکن، ''خیرالمواعظ'' دہلی، بطورِ خاص قابل ذکر ہیں۔

ردِ مسیحیت کی قلمی سرگزشت:

حقیقت یہ ہے کہ علمائے ہند نے ہر محاذ پر عیسائیت کا زبردست تعاقب کیا۔ عیسائیت نے جس روپ میں بھی کوئی کارروائی کرنا چاہی مسلمانوں نے علاج بالمثل کا طریقہ اختیار کیا۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا ۱۸۷۷ء میں ''میلہ خدا شناسی'' میں حقانیت اسلام پر خطاب، اسی طرح ''مباحثہ شاہجہانپور'' تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔ مسیحیت اور ہندومت کے رد میں ''تقریر دلپذیر'' کے نام سے ان کی یادگار آج بھی موجود ہے۔ مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹیؒ نے عبرانی زبان سیکھنے کے لئے کئی سال احبار یہود کے ساتھ گزارے پھر ''البشریٰ'' کے نام سے ختم نبوت کے موضوع پر بلند پایہ کتاب لکھی، جس میں تورات و انجیل میں مذکور بشارات محمدی کو اصل عبرانی متن سے مبرہن کرکے پیش کیا گیا۔ مولانا سید ناصر الدین محمد ابوالمنصورؒ نے ''نوید جاوید'' کے نام سے نہایت وقیع علمی کتاب لکھی۔ مصنف کی اپنے موضوع پر بصیرت و گرفت کی یہ شان ہے کہ کتاب کے شروع میں بائبل کی ایک عبارت سے تلمیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''خداوند یہواہ نے مجھ کو علماء کی زبان بخشی تاکہ جانوں کہ وقت پر اس کو جو تھکا ماندہ ہے کیا کہا جائے'' کتاب ڈیڑھ سو سال قبل لکھی گئی ہے، اس لئے اسلوب تحریر قدیم اردو کا ہے۔ اگر اس کی تحریر جدید کردی جائے تو بڑی مفید علمی خدمت ہوگی۔ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نے ردِ عیسائیت و قادیانیت کے محاذ پر نمایاں کردار ادا کیا۔ ردِ عیسائیت کے فن کے امام تھے۔ پادری صفدر علی نے ایک کتاب ''نیاز نامہ'' لکھی، آپ نے ''مرأۃ الاسلام'' کے نام سے اس کا جواب لکھا۔

اسلام سے مرتد ہوکر پادری بننے والے عمادالدین نے ''ہدایۃ المسلمین'' کے نام سے کتاب لکھی، جس کی زبان اتنی دل آزار اور گستاخانہ تھی کہ سنجیدہ عیسائیوں نے بھی اسے ناپسند کیا، تاہم مولانا مونگیریؒ نے اخلاقی حدود کا سختی سے لحاظ رکھا اور ''وجادلھم بالتی ھی احسن'' کو نمونہ بناتے ہوئے مثبت فکر و رویہ کے ساتھ اس کا جواب ''مرأۃ الیقین'' کے نام سے دیا۔ مولانا ابومحمد عبدالحق حقانی دہلویؒ ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے پوری بائبل کا تنقیدی مطالعہ کیا اور اپنی تفسیر فتح المنان المعروف ''تفسیر حقانی'' میں تشریحی فوائد کے ساتھ ساتھ ردِ مسیحیت کا برابر التزام رکھا۔ جابجا تقابلی جائزہ لے کر حقانیت و اعجاز قرآن کو روشن کرتے ہیں۔ تفسیر کے شروع میں ''البیان فی علوم القرآن'' کے نام ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے، جس میں اصول تفسیر کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا موضوع تردید بننے والے مذاہب باطلہ کا بھی مفصل تجزیہ کیا گیا ہے۔ جس طرح تفہیم القرآن مولفہ مولانا مودودیؒ یا معارف القرآن مولفہ مولانا مفتی محمد شفیعؒ پر تحقیقی کام برابر جاری ہیں، اسی طرح اگر اس تفسیر پر کام کرلیا جائے اور کتاب میں ردِ عیسائیت پر موجود متفرق علمی مباحث و نکات کو یکجا کرلیا جائے یا جامع تلخیص کرلی جائے تو بڑی قابل قدر محنت ہوگی واللہ الموفق۔

یاد رہے کہ مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ نے بھی اپنی تفسیر (اردو، انگریزی) میں ردِ عیسائیت و یہودیت کے حوالے سے جدید و قدیم ماخذ کے حوالوں کے ساتھ انتہائی قیمتی مواد فراہم کیا ہے۔ انگریزی زبان سے واقفیت کی بنا پر مغرب کے مستشرق محققین کی خوب خبر لی ہے۔ مولانا فقیر محمد جہلمیؒ نے ''زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل'' لکھی اور عیسائیت پر حجت تمام کی۔ مولانا محمد علی مراد آبادیؒ نے ''تائید الفرقان'' اور ''کشف الاوہام'' لکھی۔ عیسائیوں نے ''امہات المومنین'' کے نام سے ایک غلیظ کتاب لکھی۔ مولانا علی غضنفرؒ نے اس کے رد میں ''الحق المبین فی الرد علی کتاب امہات المومنین'' لکھی۔ الغرض ان عاشقان باوفا نے اپنی زبان و قلم سے ثابت کردکھایا کہ مسلمان اگرچہ ریاست و اقتدار سے محروم ہوگئے ہیں مگر دلیل و حجت کے اعتبار سے اسلام آج بھی غالب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللّٰہ شھیداً''

ترجمہ: ''وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے۔''

ردِ عیسائیت پر عربی کتابیں:

عرب دنیا میں ردِ عیسائیت کی براہِ راست زیادہ ضرورت پیش نہیں آئی۔ بنو اسماعیل اور بنو اسرائیل میں تاریخی کھچاؤ رہا۔ یہود تو خود کے سوا سارے انسانوں کو کتے سمجھتے ہیں۔ (متی باب:۱۵، آیت:۲۱) وہ اہل عرب کو باندی (حضرت ہاجرہ

علیہما السلام) کی اولاد قرار دیتے تھے، چنانچہ عرب جاہلیت کو تو برداشت کر لیتے تھے مگر انہوں نے مسیحیت کو کبھی قبول نہیں کیا۔ اس کے باوجود عربی میں مختلف زمانوں میں ردِ عیسائیت پر نہایت قیمتی کتابیں سپردِ قلم ہوئیں۔ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہؒ نے ''الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح'' کے نام سے دو ضخیم جلدیں لکھیں، جس کی اردو تلخیص غالباً مولانا شمس تبریز خان لکھنوی نے کی۔ ابن تیمیہؒ نے عیسائیوں کی ''کتاب المنطیقی'' کے رد میں ''الرسالۃ القبرصیہ'' لکھا۔ ان کا ایک رسالہ ''اظہار تبدیل الیہود والنصاریٰ للتوراۃ والانجیل'' کے نام سے بھی ملتا ہے، ان کے بعد ان کے قابل فخر شاگرد حافظ ابن قیم جوزیؒ صاحب ''زاد المعاد'' نے ایک کتاب لکھی، جس کا نام ''ھدایۃ الحیاریٰ فی اجوبۃ الیہود والنصاریٰ'' ہے۔ اپنے موضوع پر کامیاب کتاب ہے، اس کا اردو ترجمہ ''یہود و نصاریٰ، تاریخ کے آئینہ میں'' کے نام سے مولانا مختار احمد ندوی کی تصحیح و تقدیم کے ساتھ چھپا ہے۔ اچھی کاوش ہے تاہم مزید نوک پلک سنوارنے کی خاصی ضرورت ہے۔ صاحب روح المعانی کے فرزند علامہ ابوالبرکات نعمان آلوسیؒ نے ''الجواب الفسیح'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ امام رازی و قرطبی نے بھی اپنی تفسیروں میں عیسائیت پر تفصیلی بحث کر کے اغلاط بائبل کی نشاندہی اور بعض مواقع پر قرآنی بیانات کا دفاع کیا ہے۔ علامہ ابن حزم، علامہ شہرستانی نے بھی اپنی کتاب ''الملل والنحل'' میں اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن الجزیری استاذ جامعہ ازہر نے بھی پادری فنڈر کی کتاب ''میزان الحق'' کا جواب ''ادلۃ الیقین'' کے نام سے دیا ہے۔ متاخرین میں عرب دنیا کے نامور عالم اور محقق شیخ ابوزہرہ کی ''محاضرات فی النصرانیہ''، شیخ محمد عبدہ کی ''الاسلام والنصرانیہ''، متولی یوسف چلپی فاضل ازہر مبعوث برائے انڈونیشیا کی ''المسیحیہ'' نے خاصی شہرت حاصل کی ہے۔ آخر الذکر کتاب کا اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے، حال ہی میں الازہر یونیورسٹی کے پروفیسر شیخ زید بن مسلم کی لکھی ہوئی کتاب ''المخلصی للاقوام'' کے نام سے آئی ہے، جس کا انگریزی ترجمہ بھی "The Salvation of Nations" کے نام سے موجود ہے۔ غیر مسلموں کے اندر اسلام کے متعلق جو اشکالات اور سوالات اٹھ سکتے ہیں ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں سات سو سے زائد سوالوں کے جوابات موجود ہیں، کئی لوگوں کو اسے پڑھ کر قبولِ اسلام کی توفیق ملی ہے، جن میں ہمارے دوست گلزار احمد سابق پادری گلزار اے پال خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

ردِ عیسائیت پر انگریزی کتب:

عیسائیت و یہودیت کی اصل مذہبی زبانیں یونانی و عبرانی ہیں، مگر جس طرح ان کی کتابیں محرف ہیں، اسی طرح یہ زبانیں بھی مردہ ہیں۔ عبرانی تو کسی حد تک دوبارہ زندہ کر لی گئی ہے، ان مذاہب کا وسیع لٹریچر انگریزی میں ہے۔ الحمدللہ! اہل اسلام نے بھی کمی نہیں چھوڑی اور تردید مسیحیت پر انگریزی میں خاصا مواد موجود ہے، جن میں خواجہ کمال الدین کی کتاب "The Sources of Christianity" ڈاکٹر شفقت احمد کی کتاب "Christianity & Islam" یوسف سلیم چشتی کی کتاب "What is Christianity" اور "Islam & Christianity" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ محقق اسلام ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی بھی ایک کتاب "Islam & Christianity" کے نام سے ہے۔ دورِ حاضر کے مشہور مبلغ، مناظر و داعی حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے معنوی شاگرد، شیخ احمد حسین دیدات مرحوم نے بھی اس موضوع پر قابل قدر کام کیا ہے، ان کی بیس سے زائد انگریزی میں کتب و رسائل موجود ہیں جن کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے۔ ہزاروں افراد نے ان کی دعوت و تحریک پر اسلام کو لبیک کہا ہے۔

پاکستان میں مسیحیت:

قیامِ پاکستان کے وقت جب مہاجرین کی آمد ہوئی تو عیسائی مشنریوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے لاہور کی سڑکوں پر رفاہی کاموں کا بہانہ بناتے ہوئے مہاجرین کو روک کر بائبل کے اقتباس سنانے شروع کر دیئے۔ عیسائیت کی مشنری سرگرمیاں برابر جاری ہیں، چنانچہ رومن کیتھولک چرچ نے اپنی ۵۸۔۱۹۵۷ء کی رپورٹ میں لکھا ہے: ''مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں سب سے زیادہ شاندار کامیابی پاکستان میں حاصل ہوئی ہے۔'' وطن عزیز میں عیسائیت کے فروغ کے لئے تیس سے زائد رسائل و جرائد نکلتے ہیں، ابلاغ نامہ کے موثر ترین ذریعہ کے طور پر ''بائبل خط و کتابت اسکولز'' قائم ہیں۔ عیسائی تہواروں پر پاکستان ٹیلی ویژن و ریڈیو بڑے پروگرام نشر کرتے ہیں، مسیحی کتب کی نشر و اشاعت کے لئے متعدد ادارے قائم ہیں۔ برطانیہ و امریکا کے مشنری چرچ براہِ راست تبلیغی سرگرمیاں رکھتے ہیں، مقامی پادریوں میں پادری آرچ ڈیکن برکت اللہ، پادری عبدالحق لاہور، پادری کے ایل

ناصر گوجرانوالہ خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان میں ردِ مسیحیت کا محاذ:

عیسائیت نے پاکستان میں پنپنے کی کوشش کی تو علمائے اسلام نے بھی اپنا محاذ سنبھال لیا اور قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی ردِ عیسائیت کا دوبارہ کام شروع ہوگیا۔ علامہ علاؤالدین صدیقی مرحوم بانی شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اپنا ایک حلقہ قائم کیا اور ''عالمی ادارہ تبلیغ اسلام'' کو بطور ٹرسٹ رجسٹرڈ کروایا ''لائٹ آف اسلام'' کے نام سے ایک انگریزی مجلّہ کا اجراء کیا، اپنے ساتھیوں کی ایک ٹیم بنا کر علمی سطح پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر احسان الحق رانا مرحوم جو ایک اتفاقی واقعہ سے اس موضوع کی طرف آئے تھے، ورنہ وہ تو میڈیکل سائنس کے آدمی تھے تاہم انہوں نے ''یہودیت و مسیحیت'' کے نام سے ۳۹۶ صفحات پر مشتمل ایک پُر از معلومات کتاب لکھی جس کی سزا میں بے چاروں کو بڑھاپے میں جیل کی ہوا بھی کھانا پڑی، تاہم وہ جذبہ ہی کیا جو جوان نہ ہو، چنانچہ انہوں نے اپنے رسالہ ''طب وصحت'' کو اسی موضوع کے لئے مختص کردیا۔ مولانا عبداللطیف مسعودؒ ساکن ڈسکہ (سیالکوٹ) نے ''تحریف بائبل بزبان بائبل'' کے نام سے ایک وقیع علمی کتاب رقم فرمائی جو ان کے تیس سالہ مطالعہ کا حاصل ہے۔ اس کے علاوہ بھی موصوف کے متعدد رسائل وکتب ہیں۔ ڈاکٹر محمد نادر رضا صدیقی نے ایک کتاب ''پاکستان میں مسیحیت'' کے نام سے لکھی جس میں واقعات وحقائق اور اعداد وشمار کا گراں قدر ذخیرہ ہے۔ مولانا بشیر احمد حسینی کا نام بھی اس فہرست میں بہت اہم ہے، موصوف نے ردِ عیسائیت کو اپنی زندگی کا موضوعِ محنت بنایا ہوا ہے، متعدد کتابیں ان کے قلم سے نکل چکی ہیں، ہمانہوں نے پادری برکت اللہ کی کتاب ''توراتِ موسوی اور محمد عربی'' کا جواب ''آخری نبی اور توراتِ موسوی'' کے نام سے دیا ہے۔ ناروے کے مسیحی مبشر کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ''جوابِ مسلم'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ کیپٹن اسلم محمود (اٹک) نے ''کرسچن ریسرچ ورکس'' کے نام سے ادارہ بنا کر سو سے زائد کتابچے تحریر کئے ہیں۔ ہمارے دوست خالد محمود جو سابق مسیحی تھے انہوں نے بھی ''تحفۂ نصرانیت، اسلام! عیسائیت اور سیدنا عیسیٰ'' کے نام سے کتابیں لکھی ہیں۔ اس موضوع پر لکھنا لکھانا ان کا مشغلہ ہے، ان کی دعوت وتحریک سے متعدد لوگ اسلام کی آغوشِ رحمت میں جگہ پاچکے ہیں۔ لاہور کے محمد اسلم رانا مرحوم نے بھی اس موضوع پر شاندار کام کیا ہے، انہوں نے تیس سے زائد رسائل لکھے اور اپنے علمی مجلّہ ماہنامہ ''المذاہب'' میں سینکڑوں تحقیقی مقالات چھوڑے ہیں۔ اس مجلّہ نے ایک زمانے تک مسیحی رسالہ ماہنامہ ''کلامِ حق'' گوجرانوالہ کا خوب خوب تعاقب کیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے ''عیسائیت تجزیہ ومطالعہ'' کے نام سے انتہائی مفید مختصر اور جامع کتاب لکھی ہے، جس میں جدید ماخذ ومصادر سے بھرپور استفادہ کیا ہے، عیسائیت کا مکمل معروضی نقشہ اس کتاب میں کھینچ دیا گیا ہے۔ راقم الحروف نے بھی ایک کتابچہ ''بائبل کا الہام! مسیحی علم کلام کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ'' ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل لکھا ہے۔ اطلاع کے مطابق کچھ لوگوں کو اس کی برکت سے حلقہ اسلام میں آنے کی سعادت ملی ہے۔ واللہ الحمد والمنہ۔

مولانا اکبر علی مرحوم استاذ حدیث دارالعلوم کراچی نے ''اظہار الحق'' مصنفہ مولانا رحمت کیرانویؒ کا اردو ترجمہ کیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی نے اس پر تحقیقی حواشی کا اضافہ کرکے کتاب کی افادیت بہت بڑھادی ہے، بائبل کی عبارات پر تخریج کرکے نسخوں کا اختلاف اور تازہ ترین تحریفات کو جمع کیا ہے، عیسائی اصطلاحات اور مشاہیر کا تعارف لکھا ہے، شروع میں ایک مبسوط مقدمہ لکھا جو مستقل کتاب ''عیسائیت! کیا ہے؟'' کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ مولانا کیرانویؒ کی دوسری کتاب ''اعجازِ عیسوی'' بھی ترتیب جدید اور حواشی کے ساتھ ان کی نگرانی میں مکمل ہوکر چھپ چکی ہے۔ اگرچہ عیسائیت کے موضوع پر بے شمار اہلِ علم نے لکھا ہے تاہم مولانا کیرانویؒ اور ان کی تالیفات و خدمات کو دیکھ کر بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے: کم ترک الاول والآخر۔

آپ کی تصنیفات ردِ عیسائیت میں ظاہر الروایہ کی طرح مرکزی حیثیت رکھتی ہیں خاص طور پر ان کی معرکۃ الآرا کتاب ''اظہار الحق'' نے بہت بلند مقام حاصل کیا اور دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے۔ سوچئے ایک شخص انگریزی یا اور کوئی مغربی زبان نہ جانتا ہو، دوسری زبان سیکھنے کی خاص عمر سے بھی تجاوز کرچکا ہو، زندگی بھر اس کا مشغلہ علومِ دینیہ ونقلیہ کا پڑھانا رہا ہو اس نے کس قدر محنت اٹھائی ہوگی اور صبر آزما مراحل سے گزرا ہوگا حتی کہ اس کو فن میں امام کا درجہ حاصل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دوسری ضرورت بھی پوری کردی اور ڈاکٹر وزیر خان مرحوم کو ان کا دست و بازو بنادیا، جو نہ صرف انگریزی بلکہ یونانی وعبرانی سے بھی واقفیت رکھتے تھے اور ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گئے تو واپسی پر ردِ عیسائیت پر بہت سا ذخیرہ کتب اپنے ہمراہ لائے تھے۔ (ازالۃ الاوہام، ج:۱، ص:۲۵تا۳۵)☆

فائنل کل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کا حسب سابق انعقاد کیا گیا۔ یہ مقابلہ تین مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا "عالم اسلام کے خلاف قادیانی سازشیں"۔ کراچی کے تمام 18 ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔ جس میں 116 دینی مدارس کے 215 طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ جن طلباء نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ طلباء ضلعی مقابلہ کے لئے منتخب ہوئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل چھ اضلاع میں تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام نے شرکت کی۔ جن طلبا نے دوسرے مرحلہ میں بھی پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی، وہ طلباء کل کراچی مرکزی تقریری مسابقے میں شرکت کے اہل قرار پائے۔ (پہلے اور دوسرے مرحلے کی مفصل رپورٹ پہلے شائع ہوچکی ہے)، اب مرکزی مقابلہ کی رپورٹ پیش خدمت ہے:

یہ مقابلہ ۸/ فروری ۲۰۱۹ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب جامع مسجد باب الرحمت (دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش کراچی) میں منعقد ہوا۔ مقابلہ کا عنوان ''مذاہب عالم اور ناموس انبیاء'' تجویز کیا گیا تھا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد قاسم سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور حمد ونعت کے بعد مقابلے کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل ۱۸ طلباء نے مسابقہ میں حصہ لیا۔

۱:... محمد سعد بن عبدالمالک، درجہ سادسہ، جامعہ رحمانیہ، بلال کالونی

۲:... محمد عمیر نذیر بن محمد نذیر، درجہ سابعہ، جامعہ صدیقیہ، ناتھا خان گوٹھ

۳:... محمد عارف بن عبدالقہار، درجہ سابعہ، جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی

۴:... محمد حمزہ بن عبدالرحمن، درجہ خامسہ، جامعۃ الرشید، احسن آباد

۵:... کلیم اللہ بن مشیر عالم، درجہ ثالثہ، مدرسہ بیت العلوم الاسلامیہ

۶:... انعام اللہ بن محمد عمران، درجہ ثانیہ، جامعہ مدینۃ العلوم، پہاڑ گنج

۷:... محمد معاویہ بن محمد صابر، درجہ اولیٰ، جامعہ محمد بن قاسم

۸:... عبدالمغیث بن عبدالسمیع، درجہ ثانیہ، جامعہ بیت السلام، لنک روڈ

۹:... محمد صدیق بن محمد حیدر، درجہ ثالثہ، جامعہ انوار القرآن مصطفی مسجد

۱۰:... سلمان احمد بن جان محمد، درجہ رابعہ، جامعہ فرقانیہ، بدر چوک اورنگی

۱۱:... ابراہیم بن شعیب، درجہ ثالثہ، جامعہ عثمانیہ، یوسف گوٹھ

۱۲:... محمود بن فیض الحق، درجہ خامسہ، جامعہ حقانیہ، بلدیہ ٹاؤن

۱۳:... محمد مزمل بن عبداللہ، درجہ سادسہ، جامعہ بنوری ٹاؤن

۱۴:... اظہار الحق بن احسان اللہ، درجہ رابعہ، جامعہ بنوری ٹاؤن

۱۵:... عبداللہ بن محمد عابد حسن، دورۂ حدیث، جامعہ الہیہ

۱۶:... الیاس شاہ بن ریاض الدین، دورۂ حدیث، جامعہ محمودیہ، میراں ناکہ

۱۷:... فرحان بن نور خان، درجہ خامسہ، جامعہ قرطبہ، کلفٹن

۱۸:... عبدالرحمن بن قمر شکیل، درجہ رابعہ، جامعہ عثمانیہ، شیر شاہ

تمام طلبا نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ''عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت نے ہر دور میں اس عقیدے کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں۔ جب انگریز سامراج کے دور میں مرزا غلام

احمد قادیانی نے اپنے آقاؤں کے اشارے پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے دین اسلام کو نقصان پہنچانا چاہا تو ہمارے اکابر نے میدانِ عمل میں اتر کر برطانوی سامراج کی اس سازش کو ناکام بنا ڈالا۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھریوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق و وفا کی لازوال داستانیں رقم کردیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔'' انہوں نے اس موقع پر طلبا کو چناب نگر میں ۲۲ روزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس میں شرکت کی دعوت بھی دی تاکہ ہمارے طلباء اس میدان میں دلائل و براہین سے لیس ہوکر میدانِ عمل میں اتریں۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ کے نتیجے کا اعلان ہوا اور طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے۔ تمام شرکاء مقابلہ کو انعام میں ایک سوٹ، کتابوں کا ایک ضخیم سیٹ اور نقد رقم دی گئی۔ منصفین کے فرائض مولانا شفیق احمد بستوی صاحب، مفتی سلمان یاسین صاحب اور مولانا ارشاد احمد صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ مفتی عبدالمنان صاحب، جامعہ معہد عثمان بن عفان کے مہتمم مولانا نورالبشر صاحب، جامعۃ الرشید کے استاذ و معروف کالم نگار مولانا انور غازی صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر جناب ایڈووکیٹ منظور احمد راجپوت صاحب سمیت کراچی بھر کے مدارس کے اساتذہ و طلبہ پروگرام میں شریک رہے۔

پروگرام کے بعد تمام طلباء و علماء کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تقریبا ۱۵۰ خدام ختم نبوت پر مشتمل ۵ عدد ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ پارکنگ اور سیکورٹی کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے کارکنان نے انجام دیئے۔ طلباء کے کھانے کا نظم مولانا محمد مشتاق احمد شاہ، مولانا سلیم اللہ اور مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے کارکنان نے سنبھالا۔ علماء کرام اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے طعام کا نظم حافظ سید عرفان علی شاہ، مولانا محمد سلمان اور مولانا محمد ریاض صاحب کی نگرانی میں حلقہ نارتھ کراچی کے ساتھیوں نے سنبھالا۔ استقبالیہ کے فرائض راقم الحروف اور حافظ محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں حلقہ صدر ٹاؤن کے کارکنان نے انجام دیئے۔ اسٹیج اور پروگرام کے دیگر انتظامی امور مولانا محمد اسحٰق مصطفیٰ مولانا محمد جنید اور حافظ عبدالوہاب پشاوری کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے انجام دیئے۔ پروگرام میں سینکڑوں علماء کرام اور طلبا شریک ہوئے۔ تمام اکابر حضرات نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

☆☆..........☆☆

سانحۂ ارتحال

منکیرہ ..... یکم جنوری ۲۰۱۹ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ کے امیر مولانا عبداللہ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چالیس سال سے منکیرہ کے عوام کی دینی راہنمائی فرماتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے صاحبزادہ مولانا محمد عمر سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اسی طرح ۲۴ جنوری ۲۰۱۹ء کو مولانا عبداللہ بھکری کی رفیقۂ حیات، مولانا صفی اللہ، مولانا کفایت اللہ کی والدہ انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۴ جنوری کو ظہر کے بعد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام وعوام الناس نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے جنازہ میں شرکت کی بعدازاں مولانا کفایت اللہ، مولانا صفی اللہ سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل نصیب کرے۔ آمین۔

سالانہ عظیم الشان عالمی محفلِ حُسنِ قرأت

رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کے زیر اہتمام ۱۳ویں سالانہ عظیم الشان آل کراچی ختم نبوت کانفرنس و عالمی محفل حسن قرأت حلقہ پاکستان چوک نزد دکھنی مسجد میں ۲؍مارچ ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ جس میں تنزانیہ کے قاری حسن حنطیلا عبداللہ، انڈونیشیا کے عین المبارک مومن، مصر کے ایمن احمد حسن ابو علام، نوجوان قاری حافظ مدنی کریم بخش، قاری رب نواز آصف، قاری سہیل ترین کوئٹہ، قاری حبیب الرحمٰن مالکی جیسے مشہور و معروف اور معزز مہمان قرأ حضرات شریک ہوئے، اپنی مترنم آواز اور پُرسوز انداز سے اس مبارک محفل کو چار چاند لگادیے۔ ملک کے معروف نعت خواں مولانا محمد اشفاق، محمد انعام اللہ، عرفان سعید، مولانا حمید سعدی اور حافظ حبیب اللہ ارمانی نے حمد و نعت اور نظم ختم نبوت پیش کیں اور سامعین سے بھرپور داد وصول کی۔

اس موقع پر مفتی محمد پراچہ نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ محفل حسن قرأت کا مقصد نوجوان نسل میں قرآن کریم کی عظمت پیدا کرتے ہوئے، اس کی محبت دلوں میں بسانا اور نوجوان نسل کا قرآن کریم سے تعلق جوڑے رکھنا ہے۔ عالمی محفل حسن قرأت اور عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے اس سنہرے موقع پر راقم الحروف نے عقیدۂ ختم نبوت پر مختصر بیان کیا اور حاضرین سے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے اور قانون تحفظ ناموس رسالت کی چوکیداری کرنے کا وعدہ لیا۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں مولانا احسن راجہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس پُرفتن دور میں ایسی کانفرنس اور اسلامی پروگرامز کرنا خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ نوجوان نسل وار عام مسلمانوں میں دین کی سمجھ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کرنے کا بہت عمدہ سلسلہ ہے۔ اللہ پاک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے اس دور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنا امت مسلمہ پر احسان ہی احسان ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ اور شعلہ بیان مقرر مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھائی مستقیم احمد پراچہ علماء کرام اور دینی احباب سے بہت محبت فرماتے تھے۔ یہ تمام گلشن ان کا لگایا ہوا ہے جو آب و تاب کے ساتھ مہک رہا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمان کا اثاثہ ہے، جس کا اس عقیدہ پر ایمان مضبوط نہیں اس کا ایمان بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے لئے جدوجہد تا قیامت رہے گی اور عاشقان مصطفیٰ بھی تا قیامت رہیں گے، نیست و نابود ہوجائیں گے وہ لوگ جو عقیدۂ ختم نبوت اور ملک و ملت کے دشمن ہیں۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے فرمایا تھا کہ: ’’قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں‘‘

پروگرام میں مولانا عبداللہ بن حضرت مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا غلام رسول، مولانا محمد طیب، مولانا مسعود احمد لغاری، حافظ ہارون، حافظ سیّد عرفان شاہ سمیت دیگر علماء کرام و کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی جبکہ پروگرام کی نقابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کے ذمہ دار مولانا محمد رضوان نے سرانجام دیے۔ پروگرام کی تیاری میں حافظ دانیال، بھائی ہلال، بھائی مزمل، محمد فیضان سمیت دیگر ختم نبوت کے رفقاء نے بھرپور کردار ادا کیا جبکہ سوشل میڈیا میں لائیو پروگرام کی اشاعت مولانا فہد پراچہ اور بھائی کامران نے خوب نبھائی۔ پروگرام کی سیکورٹی کے حوالہ سے مولانا ابرار زمان اور مولانا رمیض شہزاد کی ٹیم نے جانفشانی سے محنت سرانجام دی۔ اللہ پاک تمام خدام ختم نبوت کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆☆

لیہ ٹی ڈی اے چوک بنام ختم نبوت چوک

لیہ، ملتان (مولانا محمد ساجد، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) لیہ چیئرمین میونسپل کمیٹی حافظ محمد جمیل صاحب نے ٹی ڈی اے کو ’’ختم نبوت چوک‘‘ کے نام سے موسوم کردیا۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر مولانا محمد حسین صاحب نے مبارک باد دی۔

لائبریری — فرائض ہدایتی — مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر — مفتی ...

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

26 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

بتاریخ
13 اپریل 2019 تا 2 مئی 2019
بمطابق
۷ شعبان ۱۴۴۰ھ تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۰ھ

زیر سرپرستی
استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ
شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670